قیمت سالانہ پیشگی ۶/
قیمت فی پرچہ ۱/

نمبر ۱ | مورخہ ۲ر اگست سنہ ۱۹۲۹ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ر صفر سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

سری نگر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء کو بمقام پہلگام تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کا ایڈریس تبدیل نہیں ہوا۔

جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب ناظر اعلیٰ دو دن کے لئے آن ڈیوٹی لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے فارغ ہو کر آپ بیس یوم کی رخصت پر مسوری اور رام پور جائیں گے۔ آپ کی جگہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کے فرائض سرانجام دینگے۔

۳۰ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری آریہ سماج سے مناظرہ کے لئے جموں روانہ ہوئے۔

محمد عبد الرحیم

تراوشِ بادۂ شوق

کیا کہوں جب سے وہ میرا مہِ کامل نہ رہا
جس خیالات کی دُنیا میں ہے اپنا مسکن
باہمہ شوق یہ حرمان نصیبی میری
جب ہوئی جلوہ نگن۔ طلعتِ زیبائے قدن
تہمتیں دیتے ہیں ملکوت کو بے جرم و ثبوت
حُسنِ محمود کے جلوے ہیں ضیا پاشِ جہاں
نور ہی نور نظر آئے گا اس عالم میں
لوگ کرتے ہیں عبث دشت میں مجنوں کی تلاش
اور کیا شغل بجز دشت نوردی رکھنا
جام پر جام لنڈھاتے ہیں بڑھے جاتے ہیں

"ولولے وہ نہ رہے مَیں نہ رہا دل نہ رہا
اک سمندر ہے کہ جس کا کوئی ساحل نہ رہا
دیکھتے دیکھتے اس بزم کے قابل نہ رہا
بُتِ ہرجائی کی طرف کوئی بھی مائل نہ رہا
ایک بھی ان میں سے قرآن کا عامل نہ رہا
بے بصیرت ہے جو دیدار کے قابل نہ رہا
جب بشر ایک بھی گم کردۂ منزل نہ رہا
نگہِ شوق ہے حیراں کوئی محمل نہ رہا
تیرا دیوانہ۔ کہ پابندِ سلاسل نہ رہا
میکشوں سے کوئی اس دور میں کاہل نہ رہا

اب تو جذبات کی دُنیا میں سکوں ہے اکمل
جب کہ اگلا سا وہ حالِ دلِ بسمل نہ رہا،

دیناںگر میں آریہ سماج سے مناظرہ

۲۶ - جولائی ۱۹۲۹ء آریہ یووک سماج دینانگر کے جلسہ پر آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کے درمیان مناظرہ قرار پایا تھا۔ اس لئے متعدد اصحاب قادیان سے مناظرہ دیکھنے کے لئے گئے۔ مضمون زیر بحث یہ تھا۔ کہ اسلامی عبادت بہتر ہے۔ یا ویدک۔ آریہ سماج نے پنڈت رامچندر صاحب دہلوی کو اپنی طرف سے مناظر مقرر کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری تھے اگرچہ شرائط کے مطابق مناظرہ تین بجے شروع ہو جانا چاہئے تھا لیکن بہت سا وقت مہاشہ چرنجی لال صاحب پریم کی کج ادائیوں کی نذر ہو گیا۔ جو سوء اتفاق سے صدر قرار پا چکے تھے۔ پریم جی کی ہزار کوشش کے باوجود پہلی تقریر آریہ مناظر کو ہی کرنی پڑی جس میں آپ نے بتایا۔ کہ سندھیا بہت اچھی عبادت ہے۔ کیونکہ اس کی ادائیگی میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور اسلامی نماز میں بار بار اٹھنا بیٹھنا پڑتا ہے جس سے یکسوئی اور توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کے علاوہ اسلامی نماز میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و دیگر انبیاء کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ لیکن سندھیا خالص توحید کی حامل ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے وقت میں اسلامی عبادات یعنی نماز - روزہ - حج اور زکوٰۃ کو بالتفصیل بیان کرنے اور ان سب کی فلاسفی وضاحت سے حاضرین کے ذہن نشین کرنے کے بعد پنڈت جی کے اس اعتراض کے جواب میں کہ نماز میں اٹھنے بیٹھنے سے یکسوئی قائم نہیں رہتی۔ ویدک دھرم کی عبادت کے متعلق ستیارتھ پرکاش کا حسب ذیل حوالہ پڑھا۔

"جیسے سخت زور سے قے ہو کر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے ویسے دم کو زور سے باہر نکال کر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہئے۔ لیکن جب دم باہر نکالنا ہو۔ تو مول اندریہ کو اس وقت تک اندر کھینچ رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھیر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو۔ تب آہستہ آہستہ ہوا اندر لے کر پھر بھی جس قدر طاقت اور خواہش ہو۔ ویسا ہی کرتا جائے"۔ صفحہ ۴۵۔

پھر سندھیا کا طریقہ ستیارتھ پرکاش سے سنایا جس میں لکھا ہے :- "آچمن۔ ہتھیلی میں اس قدر پانی لیوے۔ کہ وہ پانی حلق سے نیچے ہردیہ تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو۔ نہ زیادہ۔ پھر ہتھیلی کے کنارہ اور اس کی درمیانی جگہ کو منہ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر دفع ہوتے ہیں" صفحہ ۴۶

اور پھر آریہ سماجی مناظر سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ سب کچھ کرنے سے تو یکسوئی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ نماز تو اللہ تعالےٰ کے سامنے انتہائی تذلل ہے۔ اس میں سب طریقہ ہائے تعظیم موجود ہیں۔ کانوں پر ہاتھ رکھنا۔ ہاتھ باندھنا۔ الٰہی جلال کے تصور کے آگے جھک جانا بلکہ زمین پر گر جانا بندہ کی یکسوئی بلکہ خشوع و خضوع کی دلیل ہے۔

اس کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ بے شک نماز میں انبیاء اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے دعا ہے۔ مگر چونکہ وہ بنی نوع انسان کے عظیم الشان محسن تھے۔ اس لئے احسان شناسی کے طور پر مسلمان ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جو کوئی معیوب بات نہیں۔ لیکن گائتری منتر میں تو اندر یوں کا نام آتا ہے۔ کیا ان پر غیر اللہ کا لفظ نہیں بولا جا سکتا۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ ہون نہ کرنے والے کو سوامی دیانند جی مہاراج نے شودر اور اناریہ قرار دیا ہے۔ اب بتایا جائے۔ کہ کستوری۔ زعفران اور گھی وغیرہ بیش قیمت اشیاء کو نذر آتش کرنے کی طاقت ہندوستان ایسے مفلس اور نادار ملک میں کتنے لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ویدک دھرم کی بتلائی ہوئی عبادات، ناممکن العمل اور ناقص ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اسلامی عبادات نہایت جامع۔ مکمل۔ آسان اور ممکن العمل ہیں۔ ان اعتراضات کا جواب پنڈت رامچندر صاحب آخر وقت تک مطلقاً نہ دے سکے۔ آریہ پبلک پر مردنی سی چھا گئی۔ اور مسلمان نہایت شاداں و فرحاں نظر آنے لگے۔ اختتام مناظرہ پر مسلمانوں نے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے درمیان مولوی صاحب کو رخصت کیا۔ الحمد للہ۔ کہ مناظرہ نہایت کامیاب رہا۔

۹ راگست کا "الفضل" وی۔ پی ہوگا

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ - جولائی سے لے کر ۱۰ - اگست تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۹ راگست کا الفضل وی۔ پی ہوگا۔ امید کرتا ہوں۔ کہ سب احباب کرام وصول کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ یہ پختہ قاعدہ ہے۔ کہ جن کی طرف سے وی۔ پی انکاری واپس آتا ہے۔ ان کے نام سے پرچہ تا وصولی قیمت روک لیا جاتا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر وی۔ پی وصول فرمائیں۔ اور دفتر کو مزید تقاضا وخط وکتابت سے بچائیں۔ مینیجر الفضل

خریداران ریویو اردو کو اطلاع

ریویو آف ریلیجنز اردو کے وہ خریدار جنہوں نے تا حال ۱۹۲۸ء کا بقایا یا ۱۹۲۹ء کا پیشگی چندہ ادا نہیں فرمایا۔ اور فروری میں وی پی واپس کر دیا تھا۔ یا جن کا چندہ مئی ۱۹۲۹ء تک ختم ہے۔ ان کے نام اگست کا رسالہ ۵ راگست کو وی۔ پی جائے گا وصول کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ ریویو اردو کی خریداری پہلے ہی بہت کم ہے۔ اس کے وی۔ پی واپس نہیں کئے جانے چاہئیں۔

مینیجر ریویو اردو قادیان

حافظ روشن علی صاحب کی تعزیت کے پیغام

جناب حافظ صاحب مرحوم کی وفات پر حسب ذیل جماعتوں نے خاص جلسے منعقد کر کے تعزیت کے پیغام ارسال کئے ہیں۔ کبیر والہ۔ جموں۔ پنڈی بہاؤ الدین۔ کلکتہ۔ ان کے علاوہ سید کشفی شاہ صاحب نظامی آنریری رنگون نے مسلم قوم کے لئے ایک درد مند دل رکھتے ہیں۔ میاں بشیر احمد صاحب معراج منزل لاہور کی وساطت سے حسب ذیل سطور بغرض اشاعت ارسال کی ہیں :-

"علامہ حافظ روشن علی صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر مجھے سخت صدمہ ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب حافظ صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے جید عالم اور بے نظیر جرنیل تھے۔ ان کے انتقال سے جو جانکاہ صدمہ ان کے لواحقین کو پہنچا ہے۔ اس سے مجھے پوری دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں صبر کی توفیق بخشے۔ اور صبر کا اجر عظیم عطا فرمائے"۔

اخبار احمدیہ

تلاش عزیز میرا بھتیجا مورخہ ۲۰ - جون ۱۹۲۹ء سے گم ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ محمد الدین ولد خیر الدین ساکن وچھو ہہ ضلع امرتسر۔ عمر سولہ سالہ۔ رنگ گورا گندمی۔ ناک موٹی اور اس کے ایک طرف نزدیک موکہ۔ آنکھیں کیریاں۔ گم ہونے کے وقت پگڑی نسواری قمیص سفید سلوار سفید۔ سیاہ واسکٹ تھی۔ اگر کوئی صاحب اسے گھر پہونچا دیں۔ تو کرایہ کے علاوہ مبلغ پانچ روپیہ بطور شکریہ پیش کئے جائیں گے۔ فضل الدین قاضی وچھوہہ

جماعت احمدیہ رنگون کے عہدیدار ۲۱ - جولائی کو انجمن احمدیہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اور حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سید محمد لطیف صاحب پریزیڈنٹ۔ اے۔ کے۔ ایچ پیر محمد صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ مولوی شاہ نور الحسن صاحب بھاگلپوری سکرٹری۔ مسٹر دی حامد سلطان صاحب خزانچی محمد حیات صاحب محصل۔ خاکسار سید محمد لطیف۔

درخواست ہائے دعا ۱ - مکرمی مولوی فتح علی صاحب احمدی مدرس۔ مدرسہ چکوال عرصہ پانچ ماہ سے بخار تپ و کھانسی بیمار چلے آتے ہیں۔ درمیان میں کچھ عرصہ افاقہ ہو کر پھر بیماری عود کر آئی ہے۔ یہ دوسرا حملہ بیماری کا ہے۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کیواسطے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب قادیان

۲ - خاکسار ماہ اپریل سے دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ اب تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الواحد سکاؤٹ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

۳ - بندہ عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ اور کمزوری حد سے زیادہ ہو گئی ہے سب دوستوں کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ اگست ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

اسلامی ممالک پر عیسائی مبلغین کی یورش

اسلام اور عیسائیت اس وقت ایک فیصلہ کن آخری جنگ میں مصروف ہیں۔ اس جنگ میں عیسائیت کی پشت پر عیسائی اقوام کی اقبالمندی دنیاوی جاہ وحشم۔ تسلط واقتدار اور ان کا سیاسی غلبہ ہے۔ وہ ان مراعات سے فائدہ اٹھا کر عیسائی مشنریوں نے اپنے تبلیغی جال دنیا کے کونے کونے میں بچھا دئے ہیں۔ اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ امریکن طلباء کی مجلس تحریک مسیحیت کے صدر ڈاکٹر سوٹ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ان سرگرمیوں کا ذکر موجود ہے۔ جو اسلامی ممالک میں اشاعت مسیحیت کے متعلق وہ عمل میں لا رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گذشتہ سال دنیا بھر کے مسیحیوں نے فلسطین میں ایک کانفرنس کا انعقاد بھی کیا تھا۔ جس میں اسلامی ممالک پر عیسائی مبلغین کی تاراج کے لئے تجاویز سوچی گئیں ؛

آج قریباً تمام اسلامی ممالک شام۔ عراق۔ فلسطین۔ ایران۔ وسط افریقہ۔ شمالی وجنوبی افریقہ۔ ہندوستان حتے کہ صوبہ سرحد کے علاقہ غیر کی آزاد اقوام میں بھی عیسائی مبلغین پہونچ چکے ہیں۔ اور تازہ اطلاع ہے کہ برطانیہ اور حکومت حجاز کے مابین سفارتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ اور جلد ہی ایک برطانوی سفیر جدہ میں قیام پذیر ہوگا۔ جس سے بجا طور پر اس خطرہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ کہ سیاسی تعلقات حجاز میں اشاعت مسیحیت کے لئے آسانیاں بہم پہونچانے کا موجب ہونگے۔ اس کے علاوہ مشہور عیسائی مبلغ ڈاکٹر زویمر نے بمقام کیرو (مصر) اپنا ہیڈ کوارٹر تجویز کیا ہے ؛

عیسائی مبلغ جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے حالات زندگی کا بنظر عمیق مطالعہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی خواہشات۔ رجحانات طبائع ان کے رسوم ورواج غرضکہ ہر شے کو بغور دیکھتے ہیں۔ اور پھر اپنے مقصد کی تکمیل میں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ اسلام کے متعلق غلط اتہامات سے پُر کتابیں مثلاً ”دی مسلم ورلڈ ان ریوولیوشن“ اور ”ینگ اسلام آن ٹریک“ وغیرہ شائع کی جاتی ہیں۔ کئی روزانہ۔ ہفتہ وار اور ماہوار اخبارات ورسالہ جات اس غرض سے شائع ہو رہے ہیں۔ جو ہر وقت اسی ٹوہ میں رہتے ہیں۔ کہ کوئی بات ہاتھ آئے۔ اور وہ اسے بڑھا چڑھا کر اس طرح پیش کریں جس سے لوگ سمجھیں۔ کہ مسلمان اسلام کو ناقابل عمل سمجھ کر ترک کر رہے ہیں۔ وہ اسلامی ممالک میں یہ خطرناک پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ہر ملک کے مسلمان اسلامی احکام کی قید سے آزاد ہونے کے لئے بے چین ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ اس خطرناک صورت حالات کے باوجود مسلمان ایسی غفلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ کہ اس فتنہ عظیمہ کے استیصال کی طرف کبھی بھولے سے بھی توجہ نہیں کرتے ہمیں یاد ہے۔ کہ گذشتہ سال فلسطین میں عیسائی کانفرنس کے انعقاد کی خبر سے تمام اسلامی دنیا میں ایک شور مچ گیا تھا۔ ہر جگہ اس کے متعلق نہائت پُر جوش اور دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ نہائت زوردار مضامین لکھے گئے۔ سینکڑوں تجاویز سوچی گئیں۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ عیسائی جو کچھ کرنا چاہتے تھے۔ بخوبی کر رہے ہیں۔ اور مسلمان اس قدر ”شور اشوری“ کے باوجود خواب غفلت کے مزے لے رہے ہیں۔ بلکہ الٹا باہمی جنگ وجدال اور نفاق سے معاندین کے ہاتھ مضبوط کر رہے۔ اور اپنی طاقت کو ضعف پہونچا رہے ہیں۔ ڈر ہے اگر وہ اس روش کو ترک کر کے پوری طاقت سے اس کے مقابلہ پر صف آرا نہ ہوئے۔ تو انھیں مذہبی طور پر نقصان پہونچنے کے علاوہ سیاسی طور پر بھی اسلامی ممالک کو سخت مصائب اور پریشانیوں کا سامنا ہوگا ؛

اس بات کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ حفاظت اسلام کے مطابق معاندین اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنا ایک جری دنیا میں بھیجا۔ جس نے آ کر ایسے وقت میں کہ لوگ مذہب کی حقیقت کو فراموش کر چکے تھے۔ اور مسلمان محض اسماً مسلمان رہ گئے تھے۔ وگرنہ انہیں اسلام سے دلی طور پر کوئی عقیدت یا ہمدردی نہ تھی۔ لاکھوں انسانوں پر مشتمل ایک ایسی جماعت پیدا کی۔ جو اشاعت و حفاظت اسلام کو ہی اپنا مقصود زندگی قرار دیتی اور اس کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے پر بخندہ پیشانی تیار وآمادہ رہتی ہے۔ اور چار دانگ عالم میں علم اسلام کو سربلند کرنے کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر کام کر رہی ہے۔ اور ایسے نظام اور خوش اسلوبی سے یہ مقدس فریضہ ادا کر رہی ہے۔ کہ اشد ترین مخالف بھی اس کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے اس کام کو باحسن وجوہ پایہ تکمیل تک پہونچانے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس مقرر کردہ نظام سے تعاون کیا جائے۔ اس کے راستہ میں آسانیاں اور سہولتیں بہم پہونچائی اور روکاوٹیں دور کی جائیں۔ اور ہر طرح سے اس کی امداد کی جائے ورنہ تجربہ شاہد ہے۔ کہ ایسے اہم امور سوائے خدا تعالےٰ کے مامورین اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کے اور کوئی سرانجام نہیں دے سکتا ؛ اس فتنہ کو روکنے کے لئے علاوہ دیگر مساعی کے یہ امر بھی نہائت ضروری ہے۔ کہ مسلمان حیات مسیح کے عقیدہ کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں جاہل اور کم علم مسلمانوں کا عیسائی مشنریوں کے چنگل میں پھنس جانا نہائت آسان ہے ؛

لاہور میونسپلٹی اور ہندو

کانگریس مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں آج کل یہ تحریک ہو رہی ہے کہ جب تک کانگریس ان کے حقوق کی طرف التفات نہ کرے۔ وہ اس سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ اور کوئی بھی ہوشمند انسان اس تحریک کو ناواجب وغیر موزون نہیں کہہ سکتا کیونکہ جس ادارہ سے کوئی قوم مطمئن نہ ہو۔ اس سے تعاون کیسا؟

لیکن ہندو بھی عجیب ذہنیت کے مالک ہیں۔ اس انقطاع تعلق پر بھی مسلمانوں کو مطعون کر رہے ہیں۔ اور اس کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ چنانچہ ”ملاپ“ ۱۹ - جولائی نے اپنی مخصوص طرز تحریر میں لکھا تھا:۔

”نہ کانگرس میں شرکت کرو۔ نہ ہندوستان میں رہو۔ اپنا گھر الگ ہی جا کر آباد کرو۔ عرب کا ریگستان سب سے اچھی جگہ ہے“

اب دوسری طرف دیکھئے۔ کہ خود ہندوؤں کی اپنی کیا حالت ہے۔ لاہور میونسپل کمیٹی کے ایک ملازم کے متعلق کوئی شکایت تھی۔ جس کی تحقیقات کے لئے ایک ہندو۔ ایک عیسائی۔ اور ایک مسلمان پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے ملزم کو بہت سے سنگین الزامات سے بری کر دیا۔ اب حسب قاعدہ وہ بحالی کا حقدار تھا۔ لیکن ہندو کس طرح گوارا کر سکتے تھے۔ کہ ان کی موجودگی میں ایک مسلمان ایک بار ملازمت کھو دینے کے بعد دوبارہ روزگار حاصل کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس بحالی کی مخالفت کی۔ اور اسی سلسلہ میں ”ٹاؤن ہال سے“ ”واک آؤٹ“ کر گئے۔ نیز اس سے قبل بھی محض اس خیال سے کہ لاہور میونسپلٹی میں ان کے حقوق محفوظ نہیں۔ وہ کئی سال تک اس سے علیحدہ رہ چکے ہیں ؛

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر اس قدر صریح ناانصافیوں اور زیادتیوں کے باوجود کانگریس سے قطع تعلق ایسا سنگین جرم ہے۔ کہ ہندوؤں کے نزدیک ایسا خیال کرنے والوں کو بھی ہندوستان میں رہنے کا حق حاصل نہیں۔ تو ایسی ذرا ذرا سی بات پر ہندوؤں کے میونسپلٹی سے قطع تعلق کر لینے پر کیا ہم انہیں کے الفاظ میں انہیں مشورہ دے سکتے ہیں:۔

”نہ میونسپلٹی میں شرکت کرو۔ نہ لاہور میں رہو۔ اپنا گھر الگ ہی جا کر آباد کرو۔ سی۔ پی کے جنگل اور تبت کے غار سب سے اچھی جگہ ہیں“

دیکھئے ”ملاپ“ اپنے مقرر کردہ اصول پر اپنی جاتی کو بھی عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یا نہیں۔

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

ہندوستان کے اکثر مقامات پر ہندو مسلمانوں میں محض ہندوؤں کی باجہ نوازی کے باعث قتل وخونریزی اور کشت وخون کے شدید ہنگامے ہو چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ہزار کوششوں اور منت وسماجت کے باوجود مسجدوں کے سامنے عبادت کے وقت بھی ہندو باجہ بند کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کا دعوٰے ہے۔ کہ باجہ ان کی عبادت کا جزو ہے۔ لیکن معاصر ”نجات“ (۱۹ - جولائی) سے ہمیں یہ معلوم کر کے سخت ہی حیرت ہوئی۔ کہ کٹنی ضلع جبل پور میں محرم کے موقعہ پر جب مسلمانوں کا ایک جلوس باجہ بجاتا ہوا ہندو مندر کے سامنے پہونچا۔ تو ہندو اس پر مزاحم ہوئے۔ اور مندروں کے سامنے باجہ بجانے کو اپنے مذہب کی توہین بتلایا ؛

ہندو اور سکھ

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنی ایک میٹنگ میں جو ۱۳ - جولائی ۲۹ء کو منعقد ہوئی - صاف الفاظ میں اعلان کر دیا ہے :

"گو بہت سے ہندو سکھوں کو اپنا ایک جزو ہی سمجھتے ہیں لیکن سکھ دراصل ایک علیحدہ فرقہ ہے"

اس پر رائے زنی کرتا ہوا معاصر پارس (۲۵ - جولائی) لکھتا ہے :-

"شرومنی کمیٹی کے اس صاف اعلان کی موجودگی میں یہ فیصلہ کن بات سمجھنی چاہئے - اور ہندوؤں کو بھی مان لینا چاہئے - کہ سکھ ہندو جاتی کا ایک انگ نہیں ہیں - بلکہ ایک جُدا فرقہ ہے - اس لئے ان کے لئے مناسب ہے - کہ انھیں ایک الگ ہستی تصور کرتے ہوئے ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک یا برتاؤ کریں - جیسا کہ وُہ دیگر جماعتوں سے کرتے ہیں"۔

یہ تو ایک فیصلہ شدہ تاریخی مسئلہ ہے - کہ ہندو اور سکھ بالکل جداگانہ ہستی رکھتے ہیں - اور دونوں میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں - اس لئے معاصر "پارس" کا اپنی قوم کو یہ مشورہ دینا - کہ وُہ بھی سکھوں کو ایک جُدا فرقہ مان لیں - بالکل واجبی ہے - لیکن یہ کہنا - کہ "ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک یا برتاؤ کریں - جیسا کہ وُہ دیگر جماعتوں سے کرتے ہیں" نہایت ہی گمراہ کن مشورہ ہے :-

سکھوں سے بھی دیگر قوموں جیسا سلوک یا برتاؤ کرنے کی تلقین کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں - کہ ہندو انھیں بھی مسلمان اور دیگر غیر ہندو اقوام کی طرح ناپاک سمجھنے لگ جائیں - اور ملیچھ اور اچھوت سمجھ کر ان کے سایہ سے بھاگنے کی کوشش کریں -

ظاہر ہے - کہ ملک کی موجودہ فضا کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مشورہ کسی طرح بھی قرین دانشمندی نہیں کہلا سکتا - ہندو قوم پرستوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی قوم کو غیر ہندوؤں سے شریفانہ اور انسانیت کے مطابق سلوک کرنے کی تلقین کریں - لیکن اس کی بجائے اگر ایک اور قوم کو بھی جو پہلے ہندوؤں کے ساتھ گہرے تعلقات اور روابط رکھتی ہے غیر ہندوؤں کے ذیل میں لے آنے کی کوششیں شروع کر دی جائیں - تو یہ امر ہر بھی خواہ وطن کے لئے موجب رنج ہو گا :-

کیا ہم امید رکھیں - کہ معاصر پارس اپنے اس مشورہ کو واپس لیگا اور اس کے بجائے ہندوؤں کو سب سے مساویانہ سلوک کرنے کی تعلیم دے گا :-

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں احباب کرام مطالعہ کر چکے ہیں - سوانح حیات اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی تک مکمل ہو کر شائع نہیں ہوئی اور جماعت احمدیہ ایسی علم دوست - زندہ اور دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑی ہونے والی جماعت کے لئے یہ نہایت ہی قابل افسوس بات ہے کہ وہ بیس سال کے عرصہ میں اپنے مقدس بانی اور محترم راہ نما کی سبق آموز زندگی کو یک جائی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کرنے سے قاصر رہی ہے :-

نیک نمونہ تبلیغ کا بہترین ذریعہ اور نہایت ہی کارگر حربہ ہے پھر کیا یہ امر موجب صد افسوس نہیں - کہ ہم ایک ایسے عظیم الشان اور مقدس انسان کی زندگی کے بصیرت افروز حالات جسے خود خدا تعالیٰ نے بہترین نمونہ قرار دے کر دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا - بھولے بھٹکے لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے شائع نہیں کر سکے :-

یہ ایک حقیقت ہے - کہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" کے پاس اس اہم کام کی تکمیل کے لئے جس قدر مواد موجود ہے اتنا کیا - اس سے کم بھی جماعت کے کسی دوسرے فرد کے پاس ہونا ممکن نہیں - اور پھر شیخ صاحب موصوف اہل قلم ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت بھی رکھتے ہیں - اس کے علاوہ ان کے دل میں شوق اور تڑپ ہے - کہ یہ مفید اور مبارک کام ان کے ہاتھ سے سرانجام ہو - لیکن وہ محض مالی مشکلات کی وجہ سے اسے پایہ تکمیل تک نہیں پہونچا سکتے - شیخصاحب نے اس سلسلہ میں کچھ شائع بھی کیا ہے - لیکن احباب نے اس کی اشاعت میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی - جو مزید دل شکنی کا موجب ہے - جماعت کا فرض ہے - کہ وہ اس کام کو جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے کسی قیمت پر بھی مہنگا نہیں - پایہ تکمیل تک پہونچانے کا جلد از جلد انتظام کرے - سردست صرف ایک ہزار مستقل خریدار مہیا ہو جانے پر شیخ صاحب اس سلسلہ کو زیادہ بہتر صورت میں شروع کرنے کا اعلان کر چکے ہیں - اس لئے یہ تعداد جلد از جلد پوری ہو جانی چاہئے اور اس کے علاوہ شائع شدہ حصص کی اشاعت کی طرف توجہ بھی ضروری ہے :-

ہمارا خیال ہے شیخصاحب کی بعض تصانیف کا جماعت کو علم تک نہیں ہوتا - اس لئے ہم درخواست کرینگے - کہ وہ بذریعہ اشتہار جماعت کو ان سے پوری طرح آگاہ کیا کریں :-

کوآپریٹو سوسائٹیز کی مخالفت

ہندوستان میں کثرت آبادی زمینداروں کی ہے - اس لئے ملک کی خوشحالی اور فارغ البالی زمینداروں کی ترقی اور ترفیع پر ہی موقوف ہے - اور اس وجہ سے ہر بہی خواہ وطن کا فرض ہے - کہ ہر اس تحریک کو جو زمینداروں کے فلاح و بہبود سے تعلق رکھتی ہو - بنظر استحسان دیکھے - اور اسے کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا تعاون کرے :-

حکومت نے غریب زمینداروں اور کاشتکاروں کو چند ایک سرمایہ داروں کی بے پناہ ستم آرائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیز کی تحریک جاری کر رکھی ہے - تا یہ لوگ آسان شرائط اور قلیل شرح سود پر عند الضرورت قرضہ حاصل کر سکیں - اور تجربہ شاہد ہے کہ یہ تحریک ہندوستان کی دیہاتی آبادی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے - لیکن چونکہ ساہوکارہ کرنے والے زیادہ تر ہندو اور ان کے مقروض زیادہ تر مسلمان ہوتے ہیں - اس لئے ہندوؤں نے اور کئی ایک مفید اور مبارک تحریکات کی طرح اس کی بھی مخالفت پر کمر باندھ لی ہے چنانچہ "پرتاپ" ۲۷ - جولائی راوی ہے :-

"پنجاب پراونشل کھتری کانفرنس نے بمقام شملہ ایک اہم جلسہ میں یہ قرارداد پیش کی ہے - کہ پنجاب میں اس وقت جو کوآپریٹو تحریک جاری ہے وہ قطعی طور پر فرقہ وارانہ اور مخصوص جماعتی لائنوں پر چلائی جا رہی ہے اس لئے جملہ غیر زراعت پیشہ جماعتوں کو یہ چاہئے - کہ وہ نہ ہی اس تحریک کی مدد کریں - اور نہ ہی کوآپریٹو بنکوں میں اپنا کوئی روپیہ جمع کرائیں گے"

ہندوؤں کا ہر اس تحریک کی جو مسلمانوں کے حق میں کسی نہ کسی طرح مفید ہو سکتی ہو - بربادی پر کمر بستہ ہو جانا - اور پھر فرقہ پرستی کی مخالفت کی آڑ میں نہایت ہی شرمناک فعل ہے - اور اس کے صاف الفاظ میں یہ معنے ہیں - کہ ہندوؤں کو ملک کی ترقی یا کامیابی سے کوئی سروکار نہیں - بلکہ وہ صرف اپنے تسلط و اقتدار کو برقرار رکھنا اور غریب مسلمانوں کی گردنوں پر اپنی سرمایہ دارانہ گرفت کو مضبوط کرنے کی دھن میں لگے رہتے ہیں :-

آریہ سماج کی قوت جاذبہ

اگرچہ آریہ سماجی بھولے بھالے اور اپنے مذہب سے ناواقف لوگوں کو پھانسنے کے لئے طرح طرح کے سبز باغ دکھاتے رہتے ہیں - لیکن شدھ ہونے والوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی نااہلیت کا اعتراف چار و ناچار ان کی زبان سے گاہے گاہے ہو ہی جاتا ہے پرکاش ۲۸ - جولائی لکھتا ہے :-

"تحریک شدھی جس سپھلتا کی مستحق تھی - وہ اسے حاصل نہیں ہوئی - یہ ایسی صداقت ہے - کہ جس کے تسلیم کرنے میں کسی کو انکار نہیں - لیکن اس کا کارن یہ نہیں - کہ لوگ شدھ ہونے کو تیار نہیں - بلکہ یہ ہے - کہ شدھ ہونے والوں کو جذب نہیں کیا جاتا"

اس سے قبل جات پات توڑک منڈل کے سیکرٹری نہایت وضاحت اور صاف گوئی سے اس ناروا اور غیر شریفانہ سلوک کا اخبارات میں اظہار کر چکے ہیں - جو شدھ ہونے والوں سے آریہ سماج کرتی ہے :-

اس لئے لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ جب آریہ سماج بارہا تجربہ کر چکی ہے - کہ وہ کسی غیر ہندو کو جذب کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی - تو کیوں شدھی جیسی فتنہ انگیز تحریک کا خاتمہ کر کے امن سے نہیں بیٹھتی - یہ کہاں کی شرافت ہے - کہ سیدھے سادے لوگوں کو اپنے عزیز و اقارب اور برادری سے طرح طرح کی فریب کاریوں سے علیحدہ کر کے اور کس مپرسی کی حالت میں مبتلا کر کے بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے :-

ہندو معاشرت کا مطالعہ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں - کہ سینکڑوں ہزاروں سال کے زہریلے پروپیگنڈے سے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت و حقارت کا جو بیج بویا جا چکا ہے - اس کی موجودگی میں یہ ممکن ہی نہیں - کہ ہندو کسی صورت میں بھی کسی غیر ہندو سے مساویانہ سلوک کر سکیں - اس لئے اگر آریہ سماج واقعی چاہتی ہے - کہ اس مرض کو دور کرے - تو اس کا طریق یہی ہے - کہ پہلے ہندوؤں کو غیر اقوام سے چھوت چھات ترک کرنے کی تلقین کرے - اور اس طرح آہستہ آہستہ انہیں اس بات کے لئے تیار کرے - کہ وُہ دوسروں کو انسان سمجھیں :-

اشارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف علماء نے کوئی معقول بنار مخاصمت پیدا نہیں کی۔ روز اول سے ہی نہایت کمزور بنیادوں پر عمارت تعمیر کرتے رہے۔ جو مرور زمانہ سے خود بخود گر جاتی رہی۔ یا خود علماء سفہاء "اصحاب الفیل" کے زمرہ میں شامل ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ان علماء کی کوئی قدر و منزلت نہیں اپنے بیگانے ان کے وجود کو بار گراں سمجھ رہے ہیں۔ اور جلد سے جلد ان کے صفحہ وجود سے مٹ جانے کے خواہشمند۔ عدم تعاون کی رٹ۔ ملازمتوں سے اجتناب کا وعظ۔ اور ہجرت کی تلقین وغیرہ زہرہ گداز واقعات ان کے اعمال نامہ کو سیاہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔ قوم ان سے بیزار ہے۔ گو اپنی لے میں مست ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں ارشاد فرمایا۔ کہ بنکوں کا سود اشاعت اسلام میں صرف ہو سکتا ہے۔ اور حصہ داران بنک کو چاہئے۔ کہ اپنے حصہ کا سود لیکر اس نیک کام پر خرچ کریں نہ بصورت دیگر وہ عیسائیت کی اشاعت پر خرچ ہوگا۔ علماء نے شور مچایا کہ یہ تو صریح الحاد اور بے دینی ہے۔ ایسا ہرگز ہرگز نہ کیا چاہئے۔ لیکن زیادہ عرصہ نہ گذرا۔ کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور حالات زمانہ نے ان کو بتا دیا۔ کہ درست وہی ہے۔ جو خدا کے فرستادہ نے فرمایا ہے۔ آخر انہوں نے فتاوی شائع کئے۔ کہ بنکوں کا سود اشاعت اسلام میں خرچ کرنا جائز ہے۔ بلکہ بعضوں نے تو اسی بات کا اجارہ لے رکھا ہے۔ کہ اس قسم کے سب "اموال غنیمت" ہمارے ہی "امانتدار ہاتھوں" میں سونپے جائیں۔

حضور نے بعض مغربی قیافہ شناس لوگوں کی رہنمائی کے لئے اپنی تصویر کھچوائی اور ان ممالک میں بھجوائی۔ بس پھر کیا تھا۔ علماء سوء کی طرف سے طوفان بے تمیزی برپا کر دیا گیا۔ اور عوام الناس میں نفرت انگیز جذبات مشتعل ہو گئے۔ اور یہی ان کو مطلوب تھا۔ لیکن باطل کے پاؤں نہیں ہوتے۔ چنانچہ جدید العہد علماء کا روشن خیال طبقہ اس اعتراض کو نہ صرف بے وقعت بلکہ غلط قرار دیتا ہے۔ اور مولوی ابراہیم جیسا لکھوکی ایسے "قدامت پسند" عالم نے تصویر کھچوا کر عملاً ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اس کے معنی کچھ اور ہیں۔ کھانے اور دکھانے کے دانت الگ الگ ہوتے ہیں۔

ہمارے صداقت شعار راوی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مولانا موصوف کے بعض عقیدت کیش اصحاب نے ازراہ گستاخی دریافت کیا۔ کہ حضرت تصویر کھچوائی کب سے جائز ہوئی؟ اور اگر ہنوز اس جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ تو آپ کی صورت جواز کی "صحیح تعبیر" کیا ہے؟ تو آپ نے مجلس خاص میں اس گرہ کی عقدہ کشائی یوں فرمائی۔ کہ دراصل تصویر کھچوانا تو جائز ہے۔ پاس رکھنا جائز نہیں۔ گویا مشہور قصہ "چپاتی چپاتی رکھ دو" کی صدائے بازگشت ہے۔ جب ان رہنمایان قوم کی شریعت نوازی کا یہ عالم ہے۔ تو عوام کیا کچھ نہ کرینگے۔ ایسے "علماء" کو دیکھ کر ہی بندگان حرص و آز نے شریعت غراء کو موم کی ناک بنا رکھا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک "خاص چیلے" نے "کذب آفرینی" کے شوق میں یہاں تک لکھ مارا۔

"امرتسر کے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے قادیانی فتنہ کے سیلاب کو پنجاب میں زور سے روکا۔ خود مرزا غلام احمد سے انہوں نے مباہلہ کیا۔ اور مرزا جی کا کاذب ہونا دنیا کو دکھا دیا"۔ (زمیندار ۱۲؍ جون ۱۹۲۹ء)

خطہ پنجاب میں شیوع احمدیت کی حیثیت نہایت نمایاں اور غالب نظر آتی ہے۔ پھر نا معلوم "ابوالوفا صاحب" کے "سیلاب احمدیت" کو زور سے روکنے کا کیا مفہوم ہے۔ کیا یہ عبارت بھی کوئی خواب ہے۔ جس کی تعبیر برعکس ہے۔ خود مرزا غلام احمد سے انہوں نے مباہلہ کیا "یقیناً" "دروغ گویم بر روئے تو" کا مصداق ہے۔ تعجب ہے۔ کہ مولانا موصوف نے "الساکت عن الحق شیطان اخرس" کے وعید کے ہوتے ہوئے مہر خاموشی کو کیوں ترجیح دی ہے؟

خدا کے جری سے تاب مباہلہ و مقابلہ کسی دل گردہ والے کا کام تھا۔ مولانا کی ذات پر یہ حد سے بڑھی ہوئی حسن ظنی ہے۔ کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب سے "مباہلہ کیا تھا"۔ یا کبھی آپ کے وہم میں بھی ایسا ہو سکتا تھا۔ بقول ظفر علی خاں۔ آپ سے جب کہا گیا۔ کہ آپ ابھی تو ہجرت کریں۔ تو جناب نے نہایت سادگی سے سرہلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "پھر ہجرت کا وعظ کون کریگا؟" بھلا ایسا شخص ایک لمحہ کے لئے بھی مباہلہ کے خارستان میں قدم رکھ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر آپ کو اعتبار نہ ہو۔ تو حضرت مرزا صاحب کی طرف سے دعوت مباہلہ کے جواب میں مولانا کا بیان ملاحظہ فرمائیں:-

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔ (اہلحدیث ۲۶؍ اپریل ۱۹۰۷ء)

بزدلی کا ستیاناس ہو۔ جو ہمیشہ سے مخالفین انبیاء کی حکمران رہی ہے۔ باں ہمہ کذب آفرینی ان کا شیوہ۔ مولوی صاحب نے "خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" کے اقرار شائع کر کے اپنے لئے طریق فیصلہ ہی قرار دیا۔ سو قدرت نے ان کو کاذب ثابت کر دیا ہے

کاذب کو لمبی عمر ملتی ہے لکھا۔ کذب میں اپنے مقابل سے زندہ رہا

بعض عقائد کا ذہنیت پر عجیب اثر پڑتا ہے۔ غیر احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ جب یہود حضرت مسیح علیہ السلام کو بارادہ قتل پکڑنے کے لئے آئے۔ تو ایک یہودی کو اللہ تعالیٰ نے مسیح کا ہم شکل بنا دیا۔ جسے ان لوگوں نے "مسیح" سمجھ کر مارا پیٹا اور آخر دار پر کھینچا۔ اس مضحکہ انگیز اور مردود العقل عقیدہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اخبار زمیندار نے یہاں تک لکھ دیا۔

"دراصل کرنل لارنس صرف ایک انسان ہے۔ مگر لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اسی شکل و صورت کے چار انسان انگریزوں نے پیدا کئے جو مختلف مقامات پر ایک ہی وقت میں مختلف کام انجام دے رہے ہیں"۔ (زمیندار ۹؍ جون ۱۹۲۹ء)

گویا مسیح کا شبیہ تو اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ اور ایک ہی بنایا۔ مگر انگریزوں نے کرنل لارنس کے چار شبیہ کھڑے کر دیئے۔ کیا اب بھی ضرورت نہیں کہ کہلانے والے مسلمان اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں!

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے "دقیانوسی استدلال" میں شہرہ آفاق ہیں۔ ایک دفعہ جب "الفضل" میں ربن کے لئے گنگا کے اشنان کا پرمعنی استعارہ استعمال کیا گیا۔ تو آپ نے بیحد غیظ و غضب کا اظہار فرمایا۔ اس کا مفصل جواب ہم پیشتر شائع کر چکے ہیں۔ حال میں مولانا نے عجیب ترین استعارہ تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"بتاریخ ۲۳؍ جولائی مجلس درس ترجمہ قرآن میں تفسیر عربی کا ولیمہ کیا گیا"۔ (اہلحدیث ۲۶؍ جولائی ۱۹۲۹ء)

اردو زبان اور اسلامی اصطلاح میں "ولیمہ" کی دعوت ایک خاص دعوت ہوتی ہے۔ جو تعلقات زوجین کے بعد دی جاتی ہے۔ آج تک تو دلھن کا ولیمہ کیا جاتا تھا۔ مگر اب "تفسیر عربی کا ولیمہ" بھی ہونے لگا ہے اگرچہ عربی زبان میں لفظ ولیمہ مطلق ہے۔ مگر اصطلاح ہونے کے بعد مولانا کی "جدت طرازی" قابل داد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی مسیحیت پر سب سے اول علماء سوء برافروختہ ہوئے۔ اور انہوں نے ہر رنگ میں مخلوق خدا کو گمراہ کرنا چاہا۔ ایسے ہی کے حق میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا تھا۔ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کہ وہ بدترین خلق ہونگے۔ وہی فتنوں کے موجد ہونگے۔ اور فتنوں کا اثر بھی انکے حق میں ہی مضر ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہی بدکرداریوں کو واشگاف کرنیکے لئے بعض اوقات برمحل سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ تصریح کر دی ہے۔ کہ "لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم" (الھدی صفحہ ۶)

ہماری ان تحریرات کا روئے سخن علماء سوء کی طرف ہے۔ علماء حق کو ہم مستثنیٰ کرتے ہیں۔ لیکن "زمیندار" اور اسی قماش کے بعض دیگر اخبارات آئے دن عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ مشہور کرتے رہتے ہیں۔ کہ انہوں نے علماء کو گالیاں دی ہیں۔ کیا "شر الدواب" "کالانعام" اور بعض اولئک ھم الغافلون وغیرہ الفاظ بغرض اظہار حق خود قرآن پاک میں استعمال نہیں ہوئے؟ پھر کیا وہ گندے اور فحش الفاظ زمیندار کے صفحات سے مٹ سکتے ہیں۔ جو ابھی تو بہ تو صنیف ہو کر شائع ہوئے ہیں۔ اور جن کے متعلق زمیندار علماء کی طرف سے تختہ مشق بن رہا ہے۔ اور مختلف عذرات سے اپنے آپکو بری کرنا چاہتا ہے۔ جدید عذر جو بعینہ ہماری طرف سے بھی پیش ہو سکتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ:-

"اگر مفتی کفایت اللہ یا مولانا احمد سعید یا کوئی دوسرے بزرگ اپنے آپکو خیار العلماء کی جماعت میں شمار کرتے ہیں۔ یا ان کے معتقدین میں سے کوئی صاحب ان بزرگوں کو خیار العلماء کی صف میں کھڑا دیکھتے ہیں۔ تو وہ مجھے بتائیں۔ کہ ہماری تحریرات پر جو صرف علماء سوء کے خلاف ہیں۔ وہ کیوں برافروختہ ہو رہے ہیں"۔ (زمیندار ۱۶؍ جون ۱۹۲۹ء)

اگر یہ عذر درست ہے۔ تو "زمیندار" کو اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھنا چاہیے۔ کہ وہ کس بنا پر عوام کو اشتعال دلاتا رہتا ہے۔ اور کیوں نہیں سمجھ لیتا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ بھی صرف علماء سوء کے حق میں ہیں۔ "خیار العلماء" کو ناراضگی کا کوئی موقعہ نہیں۔ (ابو العطا جالندھری)

باپ بیٹا

(از جناب شیخ عبدالرحیم صاحب قادیان)

جو آج باپ ہے۔ وہ ایک دن بیٹا تھا اور آج کا بیٹا کل کو اغلباً باپ بنے گا۔ تمدن اور معاشرت میں باپ بیٹے سے بڑھ کر خون کا رشتہ اور کسی میں اتنا مضبوط کم ہی نظر آتا ہے۔ جو ہستی ان دونوں کی خالق اور رازق اور مالک ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی حکومت ہے۔ اس کی ذات سے۔ اس کے صفات سے۔ اس کی قضاء و قدر سے اس کے قوانین بُود و باش سے۔ اس کی الوہیت اور اس کی ربوبیت کی شان سے اگر ہر دو کو فی الحقیقت واقفیت ہو۔ تو نہ تو اس باپ سے بڑھ کر کوئی خوش نصیب باپ ہی ملے گا۔ اور نہ ہی ایسا سعادتمند بیٹا کسی دوسرے کے باپ کے لئے۔ خواہ وہ کیسا ہی انوکھا باپ کیوں نہ ہو کسی قسم کا رشک یا غیظ یا حسد ہی رکھ سکیگا۔ وجہ صرف یہی ہے۔ کہ کوئی اصل اپنی فرع سے الگ نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی کوئی شاخ جڑھ سے الگ ہو کر سرسبز اور شاداب ہو کر لہلہا ہی سکتی ہے ٭

گر صحیح محنت: اچھا پھل ضرور ہے۔ کہ دے بشرطیکہ اچھی اولاد کی خواہش ہو۔ وہ ضرور ہی اللھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطٰن ما رزقتنا (اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور اسکو بھی جو ہمیں تو دے) اگر خاص اوقات میں نہیں بھلا دیا کرتے ہیں۔ تو پھر واجعلہ ربّ رضیاً (اے رب! اس کو پسندیدہ بنا) اور ھب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرۃ اعین بھی (اے رب! ہماری ازواج اور اولاد ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں) ان کے نصب العین ضرور ہے۔ کہ ہے۔ ان کی یہ بھی التجا ہوتی ہے۔ اللھم فقھہ فی الدین۔ (اے اللہ اسکو دین کی سمجھ دے)

وہ واکرموا اولادکم (اپنی اولاد کا اکرام کرو) سے بھی غافل نہیں ہوا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی انہ لیس من اھلک (ضرور یہ تیرے اہل سے نہیں ہے) ان کے خیال سے کبھی بھولا بسرا ہو جایا کرتا ہے۔ ایسا ہی خلد بریں کے وارث سعید بیٹے۔ رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً (اے رب ان پر رحم کر جیسے کہ انھوں نے بچپن میں مجھے پالا) کہتے ہوئے کبھی تھکا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی لا تقل لھما اُفٍّ (ان کو اُف تک نہ کہو) سے وہ کسی وقت غفلت شعار ہو جایا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ استغفار مانگتے رہتے ہیں جن ارحام سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی صلہ رحمی کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کے عہدوں کو نبھاتے ہیں۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کر دیا کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھے ہیں ایسے بیٹے۔ اور کیسے ہی مبارک ہیں ایسے بستے بارونق گھر کے بیٹے اور بوڑھے باپ۔ مگر علاوہ ازیں احضرت الانفس الشح (جانوں کو سخت حرص بھی لگی رہتی ہے) کا خیال بھی ہر دو کے لئے ضروری ہے۔ کہ مدنظر رہے۔ اور نہ ہی من یوق شحّ نفسہ فاولئک ھم المفلحون (اور جو نفس کی حریصانہ عادت سے بچایا جائے۔ وہ ضرور ہی با فلاح ہوگا) ان کے دھیان سے کبھی کسی وقت الگ اور دور ہو جانا چاہیئے۔

شیطان ہر رنگ میں ہی ذریت آدم کا پرانا دشمن ہے۔ اگر نطفے کی حالت میں شرکت نہیں چھوڑتا ہے۔ تو پھر انفس میں شدید بخل کو بھی القاء کرتے ہوئے نہیں شرماتا۔ باپ نیک ہے رحمن ہے۔ مگر ذرا بخل کا مرض اس میں ہے۔ اور وہ ہر وقت اولاد سے کج ادائی سے پیش آتا ہے۔ یا اپنے نفس پر زیادہ خرچ کرتا ہے۔ اور ان کو تنگ اور بھوک کی طرف دھکا دیتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ شیاطین کا اور طرفین پر چل جائے۔ اس طرح سے کہ نہ تو باپ کے ہی دل میں اولاد کا آرام رہے۔ ان سے وقت پر ہمدردی اور موافقت کرنا اس کا شعار ہو۔ اور نہ ہی ان اشکر لی ولوالدیک کے قابل وہ اپنی اولاد کو بنا سکے۔ اسی طرح جُبِلَت القلوب علی حب من احسن الیھا (یعنے دلوں کو ان کی محبت ضرور ہوتی ہے۔ جو ان سے احسان کیا کرتے ہیں) اس کے لحاظ سے بچے کے دل میں وہ محبت کا ولولہ بھی نہ رہے۔ جس سے وہ اپنے معزز مکرم محسن اور مربی باپ سے بلا ریب خاطر موافقت اور مودت رکھ کر رب ارحمھما بزور اور بصد شوق ان کے لئے رب العزت کے سامنے پیش کر سکنے کے سزاوار ہو سکے۔ ان اشکر لی ولوالدیک۔ تھوڑا سا اکرام نہیں ہے جو والدین کے لئے رب السموات والارض نے متعین کر دیا ہے۔ مگر وہ باپ بے شک اپنی اولاد سے زیادہ تر احسان کنندہ نہیں ہے۔ جو ان کے جائز میلان طبع۔ انکی جائز ضروریات اور واقعی حاجات اور ان کے صحیح اغراض کے سامنے اپنے نفسانی اغراض کو مقدم کرتا رہتا ہے۔ یا ان کے مستقبل کی بہی خواہی اور خیر اندیشی نہ کرتے ہوئے ایسا نظر آئے۔ کہ وہ گویا ان کی بہتری میں ہر وقت کوشش اور سرگرمی دکھلانے کے بجائے تساہل کرتا ہے۔ یا زیادہ تر غفلت سے وہ ضرور ہی کام لے رہا ہے۔ ایسا باپ ضرور ہے کہ اپنے پارۂ جگر کے لئے مہربان باپ کہلانے کا حقدار نہ رہے ہے۔ جبکہ وہ اس کے دل میں اپنے ایسے ویترے سے شکریہ خیز لہریں پیدا نہ ہونے دے۔ اور اس طرح اسے حقیقتاً وہ موقعہ نہ بھی ملے۔ جو والدین کے شکریہ کے لئے محبت بھرے دلوں کے جذبات میں نمایاں طور سے نظر آیا کرتا ہے۔ بلکہ پھر رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچ جایا کرتی ہے۔ کہ باپ پر بیٹا لعنت کرنے سے نہیں شرماتا۔ اور نہ ہی باپ وہ باپ رہتا ہے۔ جو اس طرح اپنے نور چشم کو اس وقت خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے رکھ دیتا ہے۔ جبکہ وہ اس کا نہ دل سے شکریہ کرنے کے قابل نہ ہو کر ان اشکر لی ولوالدیک کے صحیح طور سے خلاف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات باپ بیٹے کا قاتل بن جاتا ہے۔ اور بہی واقعات نے اکثر دفعہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ بیٹوں نے بھی پھر تنگ آکر باپ پر پورا وار کرنے سے بارہا دریغ اور تامل نہیں کیا۔ رہی دلوں کی باہمی منافرت اور منافرت اس کا ذکر چھیڑنا تو اغلباً بے محل اور بالکل ہی ناموزوں ہے جبکہ اس سے بڑے بڑے کام جان پدر اور حضرت مولود نے اپنے منچلے دلوں سے آپس میں بصد شوق کئے اور پھر آگے بھی دکھلائے۔ تو پھر باہمی اغراض اور باہمی قبلی اعداد تدابیر کو لینے بڑے امور ہیں۔ جو کسی گنتی یا شمار میں آ سکتے ہیں ٭

سب سے قریب کے رشتہ میں بُعد کیوں واقع ہو گیا۔ وہ جس کی امید میں سالوں انتظار کرتے کرتے آنکھیں تھک گئی تھیں۔ وہی جس کے پا جانے پر بیٹا سے نفرت نہ تھی۔ جس کے لئے رات دن بعض وقت برابر کے رہا کرتے تھے۔ وہ جو ہر وقت آنکھوں کی ٹھنڈک تھا وہی جس کے لئے ہر قسم کی قربانی سہل تر اور آسان نظر آتی تھی۔ وہی جو والد سے چار قدم آگے اٹھاتا تھا۔ تو اس کو بلا حسد اور آگے سبقت کرنے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اب غیر اور اجنبی سا کیوں نظر آتا ہے۔ اس سے نفرت کیوں ہے۔ اس کو حقیر کیوں سمجھا گیا ہے۔ اس کے اکرام کی تاکید تھی رحم تھا۔ مگر اب وہ قعر مذلت میں جاتا ہے۔ تو سو دفعہ جائے۔ مگر باپ کا دل نہیں پسیجتا ہے اب اس میں وہ رحم کی ولولہ انگیز حرکت نظر نہیں آتی۔ اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو کوئی اور ہے ٭

اس کا باعث اس کا سبب زیادہ تر اخلاق کی تکمیل کا نہ ہونا ہی ہے۔ انزلوا النّاس علےٰ منازلھم (لوگوں کو انکی شان کے مطابق اُتارو) بیٹا بڑا ہو گیا ہے۔ اس میں اس کی اپنی عزت اپنی خودداری۔ اپنی خود رائی۔ اس کا اپنا تجربہ اس کی اپنی دانش اب کچھ اضافہ کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ کچھ دن ہوئے۔ وہ معصوم تھا۔ ماں باپ کو اپنی ہزاروں بلائیں لیتے ہوئے دیکھتا تھا۔ مگر اب بڑے ہو کر ذرا خودروی اختیار کرنے پر خود آپ ہی محل عتاب بن گیا ہے۔ صرف اسی لئے کہ اس کی غلامانہ حیثیت اب والد بزرگوار کو نظر نہیں آتی۔ بجا ہے۔ درست ہے۔ بیٹا اور سعید بیٹا وہی ہے۔ جو باپ کے ہاتھ میں چھری دیکھ کر فوراً ہی گردن کو اس کے سامنے جھکا دے اور سر تسلیم جھک جائے۔ اور بھول کر بھی اُف تک منہ سے نہ نکلے وہ اس وقت کو بالضرور ہی ہر وقت نظر کے سامنے رکھے۔ جس میں وہ مضغۂ بے جان کی طرح ماں باپ کے رحم کی طفیل ہی پرورش پا رہا تھا۔ وہی جس کے لئے ماں کا خون بھی ہر وقت حاضر تھا۔ اور باپ کا سیروں خون بھی پسینہ بن کر رات دن پانی کی طرح بہا کرتا تھا جن کی لاڈلی گود میں اس کا جھولتا ہوا گہوارہ تھیں۔ اور جن کی آنکھیں اسے دیکھ کر کبھی تھکنے کا نام نہ لیا کرتی تھیں۔ وہی ماں باپ تو ہیں جو خدا تعالےٰ کے بعد سب سے پہلے شکریہ کے مستحق اور مخلوق خدا میں سب سے بڑھکر بعد از خدا قابل تعظیم اور قابل تکریم ہیں۔ اب کسر ہے تو کس بات کی۔ اور ضرورت صحیح ہے۔ تو کس امر کی۔ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (احسان کرو محسنین ہی خدا تعالےٰ کو پیارے لگتے ہیں) فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم۔ (خدا تعالیٰ کی رحمت سے تو ان کے لئے نہایت ہی نرم ہو جاتا ہے)

ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (اگر تو درشت مزاج اور سخت دل ہوتا تو تیرے آس پاس کوئی بھی نہ رہتا) خالق الناس بخلق حسن (لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے سلوک کرو) ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (بری روش کو ہٹاؤ تو اچھی طرز سے ہٹاؤ۔ تا وہ جو تمہارا دشمن ہے۔ اس طرح تمہارا خیر خواہ دوست بن جائے) یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (اپنے نفسوں پر غیروں کو ترجیح دیتے۔ خواہ خود بھوکے ہی کیوں نہ رہیں)

الغرض طرفین کو یہ خیال رہے۔ کہ باہم احسان سے ہی کام لینا ہے۔ بیٹے کی بہو۔ اس کے بچے۔ اس کے رشتہ دار سب سے احسان ضروری ہوگا اس حصے میں بعض وقت ایسا بگاڑ اور فساد پیدا ہو جایا کرتا ہے کہ پھر پرلے درجہ کے ماہرین ہی اس کی اصلاح کر سکیں تو کر سکیں۔ ورنہ باپ بیٹے میں ایک بڑی بھاری خلیج حائل ہو جایا کرتی ہے۔ یاد رہے اس بعد کا علاج پھر معمولی کشتیوں سے نہ ہو گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ ہو گا تو پھر بہت ہی ادھورا سا ہو گا۔ نہ کہ دلوں کی کدورت کو پوری طرح سے دور کرنے والا۔ اسی طرح بیٹے کو ماں باپ کے ساتھ جن کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے۔ اور جن کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ کے قائم مقام ہے۔ جن کا شکریہ کرنا ایسا ضروری ہے۔ کہ خدا تعالے نے اپنے شکریہ کے ساتھ ساتھ ہی اس کو ٹھیرا دیا ہے۔ ہر طرح ہی احسان اور مروت سے پیش آنا اشد ضروری ہے۔ اخلاق میں نرمی کا خیال اور اس کا استعمال از حد ضروری ہے۔ زبان کی درشتی بعض وقت ایسا گھاؤ کر جاتی ہے۔ کہ تلوار بھی اس کے سامنے مات ہے۔ نرمی اور رفق پر جو خدا تعالے دیتا ہے۔ وہ سختی اور تعنت پر نہیں دیتا۔ تواضع اور انکساری ہمیشہ ہی عزت کو بڑھایا کرتے ہیں۔ متکبر انسان اس کی مخلوق سے بدسلوکی نہیں کرتا ہے۔ بلکہ خدا تعالے کے ساتھ بھی الجھتا ہے۔ والدین کے سامنے اُف نہ کرو سب کچھ اسی میں بطور راز کے مخفی ہے۔ ہاں چھوٹے پر رحم نہ کھانا بھی شعار اسلام سے نہیں ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ اچھے اخلاق سے سب کے ساتھ پیش آنا ضروری ہے۔ تو پھر مودۃ فی القربیٰ کے ہوتے ہوئے رشتہ داروں کے ساتھ سختی کا سلوک کیوں ناروا اور نامناسب خیال نہ کیا جائے گا۔ جاہل تو زنجیر بھی توڑ سکتے ہیں۔ مگر عقلمند اور ذی حوصلہ ہر بگاڑ کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ پھر جبکہ بدی کا جواب نیکی سے ہو۔ تو بہت ہی کم اتفاق ہوا ہے۔ کہ نفاق کی جگہ محبت نے نہ چھین لی ہوگی۔ یا عداوت کا پہلو پھر اپنی نمود و نمائش رکھتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ بالکل مانی ہوئی بات ہے۔ کہ دینے والے کا ہاتھ ہمیشہ اوپر ہی ہوتا ہے۔ اور احسان ہمیشہ دوسرے کی گردن کو آخر جھکا ہی دیا کرتا ہے۔ ان اللہ یحب المحسنین کا عمل بڑا ہی جادو آمیز ہے۔ اور محسن سے محبت نہایت ہی لازمی اور نہایت ہی ضروری چیز۔ علاوہ بریں ایثار علی النفس ہو جائے۔ تو پھر سبحان اللہ! معاشرت کو اور تمدن کی اصلاح کو گویا چار چاند لگ جاتے ہیں۔ ایسا پاجی بھی پھر بہت ہی کم دیکھا گیا ہے۔ جو ایثار علی النفس کرنے والے کے ساتھ بھی عداوت یا بغض یا کسی قسم کا نفاق رکھتا ہو گا۔ خود نہ پیئے۔ دوسرے کو پلائے۔ آپ بھوکا رہکر دوسرے کا پیٹ بھرے۔ اپنی جان پر کھیل کر دوسروں کی جان بچائے۔ آپ ننگا رہنا پسند کرے۔ مگر دوسروں کو جو لباس پہنائے۔ ایسے انسان سے بھی بھلا کوئی ہے۔ جو عداوت رکھے یا اس کے بستے گھر کو آگ لگائے۔ قریباً قریباً یہ ہی تمام پہلو ہیں۔ جن پر نظر ڈالنا اور ان کو ہمیشہ مطالعہ میں رکھنا مولود اور مولود لہ کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ بدون اس کے غیر تو غیر باپ بیٹا بھی امن و آسائش سے نہ رہ سکیں گے۔ اور ایسے قریب کے رشتہ کا بگاڑ حسن اخلاق کی کمی اور ان کی عدم تکمیل کی قوی علامت اور زبردست دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ زمین بھر کر بھی کسی کو دیدیا جائے اور وہ پھر بھی اجنبی رہے۔ تو بعید از عقل اور دور از قیاس نہیں مگر اس بنی بنائی محبت اور بے نظیر رشتہ کی قدر نہ کرنا اور سستے داموں اس کو ہاتھ سے دے دینا حد درجہ کی سفاہت اور نادانی اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی بے قدری نہیں تو اور کیا ہے۔ جس رشتے کو زمین و آسمان کے مالک نے قائم کیا ہے۔ اور نہایت ہی قریب کا رشتہ قرار دیا ہے۔ اس کا خیال نہ رکھنا اس کو عظمت کی نگاہ سے نہ دیکھنا اس میں تساہل اور غفلت اور اغراض سے کام لینا اس میں تواصل کے بجائے انقطاع پیدا کرنا اور پھر آنکھوں کے سد القتدا رہنے کی تمنا کرنا گویا مردوں کو واپس لانا یا ان کو پھر زندہ کرنے کا سا خیال نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ خوب یاد رہے۔ جو رحم کے قریبی رشتہ داروں سے انقطاع کرتا ہے۔ وہ بالضرور دوسرے معنوں میں خدا تعالے سے ہی انقطاع کرتا ہے۔ الانتباہ۔ الانتباہ ✣

ایک مبلغ اسلام

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن)

بدر کی جنگ میں کافروں کی طرف سے ایک شخص عمیر ابن وہب بھی شریک تھے۔ اور یہ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ یہ خود تو بدر سے بچ کر مکہ آگئے۔ مگر ان کا ایک بیٹا مسلمانوں کی قید میں آگیا۔ جب کفار کا لشکر شکست کھا کر مکہ آیا۔ تو ایک دن یہ عمیر اور صفوان بن امیہ (یہ بھی کافروں کے ایک بڑے سردار تھے) اکیلے ایک جگہ کعبہ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہ صفوان نے کہا۔ کہ بدر میں اپنے لوگوں کے مارے جانے سے ہماری زندگی تلخ ہو گئی۔ عمیر نے کہا ہاں بات تو یہی ہے۔ مجھ پر قرض ہے۔ جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا۔ اور کچھ میرے بال بچے ہیں۔ جن کے لئے کوئی گذارہ نہیں۔ اگر ان دو باتوں کا انتظام ہو جائے۔ تو میں محمدؐ کے پاس جا کر اسے قتل کر دوں۔ اپنی جان پر کھیل جاؤں مگر اسے کبھی زندہ نہ چھوڑوں۔ اور محمدؐ کے پاس جانے کے لئے میرے پاس اچھا بہانہ بھی ہے۔ میرے ایک بیٹے کو وہ قید کر کے لے گئے ہیں۔ میں کہوں گا۔ کہ میں اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھڑانے آیا ہوں یہ سُنکر صفوان بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا کہ تمہارا قرضہ میرے ذمے۔ باقی رہے بال بچے۔ سو پہلے وہ کھائیں گے پھر میرے بال بچے۔ اسپر معاملہ طے ہو گیا۔ اور صفوان نے عمیر کے لئے سامان سفر تیار کر دیا۔ اور ایک زہر کی بجھی ہوئی تلوار اس کو دیدی۔ غرض عمیر مدینہ پہنچے۔ اور مسجد کے دروازہ کے آگے اُترے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھا۔ اس وقت وہ اپنے دوستوں میں بیٹھے جنگ بدر کا ہی ذکر کر رہے تھے۔ جب انھوں نے عمیر کو دیکھا۔ اور دیکھا کہ اس کے پاس تلوار بھی ہے۔ تو ان کو اندیشہ ہوا۔ اور کہا کہ یہی بے ایمان بدر کے دن بھی مسلمانوں کی مخبری کرنے آیا تھا۔ خدا خیر کرے۔ اب یہ کیوں یہاں آیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فوراً آنحضرتؐ کو اس بات کی خبر دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اس کے پاس تلوار ہے۔ اور یہ شخص بڑا مکار اور فریبی ہے۔ اس کا اعتبار نہ کیجئے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ اچھا اس کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت عمرؓ اس کو لیکر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا اے عمیر! تم یہاں مدینہ میں کیوں آئے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میرا بیٹا آپ کی قید میں ہے۔ اس کے لئے آیا ہوں آپ اس کا فدیہ لے لیں۔ اور اسے چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ بڑے نیک اور رحم دل آدمی ہیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا۔ کہ پھر تم یہ تلوار کیوں ساتھ لائے ہو۔ عمیر نے کہا۔ کہ یہ کم بخت تلوار بدر کے دن ہمارے کونسے کام آئی۔ جو اب کسی کام آئیگی۔ میں اسے بھولے سے لے آیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سچ بولو۔ عمیر نے پھر وہی بات کہی۔ جو پہلے کہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں۔ جو تم نے کعبہ میں صفوان سے کی تھیں۔ یہ سُنکر عمیر ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے تو کوئی شرط اس سے نہیں کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ لیا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کا خرچ اُٹھائے۔ اور تمہارا قرضہ ادا کرے۔ حالانکہ خدا میری حفاظت کرتا ہے۔ عمیر نے بے اختیار ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اس کے پیغمبر ہیں۔ یا رسول اللہ ہم آپکو جھوٹا نبی کہتے تھے۔ مگر ان شرائط کی سوائے میرے اور صفوان کے اور کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے۔ جس نے مجھے یہاں بھیجدیا۔ اور میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ عمیر کو قرآن سکھاؤ اور ان کے بیٹے کو رہا کر دو۔ اس کے بعد انھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ کہ مجھے مکہ جانے کی اجازت دیجئے۔ تاکہ میں قریش کو اسلام کی دعوت دوں شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ آپؐ نے انکو اجازت دی۔ اور وہ مکہ چلے گئے۔ اب صفوان کا قصہ سُنو! اس نے عمیر کے جانے کے چند دن کے بعد لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ لوگو! خوش ہو جاؤ۔ عنقریب تم ایسی خوشخبری اور فتح کی خبر سُنو گے کہ بدر کے واقعہ کو بھول جاؤ گے۔ اور جو کوئی شخص مدینہ سے آتا تھا۔ اس سے صفوان پوچھا کرتا تھا کہ بتاؤ۔ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ تازہ واقعہ یہ ہے کہ عمیر مسلمان ہو گئے۔ یہ سُنکر سب مشرکوں نے عمیر پر لعنت کی۔ اور صفوان نے قسم کھائی۔ کہ اب میں بھی عمیر سے بات نہیں کروں گا اور نہ اُسے کوئی فائدہ پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد حضرت عمیرؓ بھی مکہ پہنچ گئے اور انھوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بُلانا شروع کیا۔ اور مکہ کے بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے ✣

نظامِ جماعت

نظام جماعت کے متعلق جو فیصلہ امسال مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے تمام انجمنہائے احمدیہ اس کے مطابق غور کرکے جو جو جماعتیں جس جس جماعت کے ساتھ ملنا چاہیں۔ اس سے اطلاع دیں۔ ہر ضلع کی سب سے بڑی انجمن دیگر انجمنوں سے مشورہ کرکے ضلع انجمن یا تحصیل انجمن بنانے کے متعلق مجھے اطلاع دے۔ کہ وہ کس حد تک اس نظام پر عملدرآمد کر سکتے ہیں۔ اور کس جگہ انجمن ضلع یا تحصیل بنا سکتے ہیں۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ قادیان

سکیم نظامِ جماعت

ا۔ ہر صوبہ کے لئے ایک انجمن صوبہ ہونی چاہئے۔ جس کا نام "انجمن احمدیہ صوبہ" ہو۔ جس کا صدر مقام صوبہ میں سب سے زیادہ مناسب جگہ ہو۔ وہ اپنے ماتحت تمام انجمنہائے اضلاع کی نگرانی ایسے تمام امور میں جو اغراض مشترکہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ کرے۔ اپنے صوبہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی کوشش کرے۔ مثلاً احمدیوں کے حقوق کی نگرانی۔ تبلیغ۔ تعاون باہمی۔ رشتہ و ناطہ کا انتظام کرنا وغیرہ۔ اس انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ صوبہ میں ہر سال ایک تبلیغی جلسہ کرے۔ اور ہر ضلع اور ہر تحصیل اور ہر انجمن مقامی سے نمائندے شامل کرے۔ اور اس جلسہ میں صوبہ کی تمام انجمنوں کے کام کی رپورٹ اور اس کی ضروریات اور انتظام پر شرح و بسط کے ساتھ غور و بحث کرے۔ اور ضروری تدابیر انجمنوں کی ہر قسم کی ترقی و بہبودی کی اختیار کرے۔

ب۔ انجمنہائے اضلاع۔ یہ انجمن ہر ضلع کی مرکزی انجمن ہوگی اس کا صدر مقام ایسی جگہ ہو۔ جو ضلع میں سب سے زیادہ موزون ہو۔ اور جس میں ضلع کی انجمن کا کام سنبھالنے کے لئے کافی تعداد میں احباب موجود ہوں۔

انجمنہائے اضلاع کا کام ہوگا۔ کہ وُہ اپنے ماتحت تمام انجمنوں کے کام کی نگرانی کی ذمہ دار ہونگی۔ انجمنہائے اضلاع کا فرض ہوگا۔ کہ ہر سال اپنے ضلع میں مختلف مقامات پر ایک تبلیغی جلسہ سالانہ کیا کریں جس میں مختلف انجمنوں کے لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے۔ علاوہ اس جلسہ کے ضلع کی انجمنوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ بھی سال میں ایک دفعہ کرنا ضروری ہوگی۔ اس میں تمام ماتحت انجمنوں کے کام پر تبصرہ اور غور کرنا اور ہر قسم کی ترقی و بہبودی کے وسائل مہیا کرنے کی تدابیر سوچنا ہوگا۔

سال میں ایک دفعہ کم سے کم سب انجمنوں کا دورہ کرانا اس انجمن کا فرض ہوگا۔

انجمنہائے اضلاع جہاں صوبہ جاتی انجمنیں ہوں۔ وہاں ان کے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سامنے اپنی تمام ماتحت انجمنوں کے کام کی ذمہ وار ہونگی۔

ج۔ انجمنہائے تحصیل۔ جن اضلاع میں انجمنہائے ضلع کا بنانا مشکل ہوگا۔ وہاں سب سے زیادہ موزون مقام پر تحصیل انجمن قائم ہوگی جس کا فرض اپنے ماتحت تمام انجمنوں کے کام کی نگرانی ہوگا۔ انجمن ہائے تحصیل اپنے ہیڈ کوارٹر میں۔ یا جگہ بدل کر ہر سال ایک جلسہ کیا کریں گی۔ جس میں انجمن ہائے ماتحت کے نمائندے جمع ہؤا کرینگے۔ اور تمام انجمنوں کی سالانہ کارروائی پر تبصرہ و غور کریں گے۔

اور تمام انجمنوں کی ہر قسم کی ترقی و بہبودی کے مسائل پر غور و خوض ہؤا کرے گا۔ اسی طرح اپنی تحصیل میں ایک تبلیغی جلسہ کرانا بھی ان کا فرض ہوگا۔

انجمنہائے تحصیل میں کم سے کم چار ایسے شخص ہونا ضروری ہیں۔ جو لکھنے پڑھنے اور حسابات رکھنے اور رپورٹ بھیجنے کے قابل ہوں۔ اور کم از کم دو شخص معمولی مسائل فقہ سے واقف اور نماز پڑھانے مذہبی مجلسوں میں وعظ کرنے درس دینے اور تبلیغ وغیرہ کرنے کے قابل ہوں۔ اور دس اصحاب ایسے ہوں۔ جو جماعتوں کے ہر قسم کے انتظام میں مشورہ اور رائے دے سکتے ہوں۔ اس انجمن کا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ سال میں اپنی ماتحت انجمنوں میں کم سے کم تین دورے معائنہ کے لئے کرائے۔ اور ہر قسم کی نگرانی رکھے۔ یہ انجمنیں اپنی بالا انجمنوں کے سامنے اپنے کام کی ہر طرح ذمہ وار ہونگی۔

د۔ مقامی انجمنہائے احمدیہ۔ ان انجمنوں میں کم از کم چار مرد ضرور ہوں۔ جن میں سے ایک شخص کم سے کم چندہ وصول کرنے اور اس کا حساب رکھنے اور قادیان بھجوانے کا انتظام کر سکتا ہو۔ اور کم از کم ایک شخص ایسا ہو۔ جو نماز پڑھا سکے۔ اور عام طور پر ضروری مسائل نماز و روزہ سے واقف ہو۔ ان انجمنوں کے ساتھ وہ افراد بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو قرب وجوار کے دیہات میں اکا دکا ہوں۔ یہ افراد اپنے مقام سے قریب ترین جماعت کے ساتھ ملحق ہونگے۔ مقامی انجمنوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ افراد کے چندے کے کھاتے مرتب رکھیں گی اور ہر قسم کی ترقی جماعت کے وسائل حاصل کرنے اور ان پر عملدرآمد کرانے کے ذمہ وار ہونگی۔ ہر فرد کی حالت علمی و اخلاقی اور تربیتی پر نگران ہونگی۔ اور اپنی بالادست انجمنوں کو تمام ضروری اطلاعات متعلق افراد دیتی رہیں گی۔ اور ہر ضرورت کے وقت ان سے مشورہ لیں گی۔

نوٹ:۔ ہر صوبہ و ضلع و تحصیل و مقام سے مراد وُہ نہ ہوگی۔ جو گورنمنٹ نے مقرر کی ہے۔ بلکہ ہر صوبہ۔ ضلع و تحصیل اور دیہہ کی حدود وہ ہونگی جن کی حدبندی صدر انجمن احمدیہ بمشورہ انجمن ہائے متعلقہ کریگی۔

ترمیم سب کمیٹی

یہ سب کمیٹی اصولاً اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ ہر ضلع میں ایک انجمن ضلع ہونی چاہئے جس کے ماتحت ضلع کی مختلف انجمنیں ہوں اور ہر صوبہ میں ایک انجمن صوبہ جس کے ماتحت صوبہ کی مختلف انجمنہائے ضلع ہوں۔ اور صوبہ کی انجمنیں یا جہاں صوبہ کی انجمنیں نہ ہوں۔ اضلاع کی انجمنیں صدر انجمن قادیان کے ماتحت ہوں۔ لیکن عملاً موجودہ حالات کے ماتحت اس کمیٹی کی رائے میں یہ نظام سارے اضلاع یا سارے صوبجات میں خوبی کے ساتھ جاری نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا فی الحال چند ایسے اضلاع اور ایسے صوبہ جات میں اس نظام کو جاری کر دیا جائے۔ جہاں یہ مقامی حالات کے ماتحت خوبی کے ساتھ جاری کیا جا سکتا ہو۔ اور جہاں جہاں دیگر اضلاع و صوبہ جات میں یہ انتظام ترقی کرتا جائے۔ وہاں وہاں حسب ضرورت اس نظام کو جاری کیا جائے۔ اور اس نظام کی تفصیلات کو مرکز سلسلہ میں مقامی انجمنہائے کے مشورہ سے طے کر لیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔

فاستبقوا الخیرات

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے ان محترم موصی صاحبان کی خدمت میں چٹھی لکھی ہے۔ کہ جنھوں نے حصہ جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے مگر تاحال انہوں نے اس حصہ جائداد کا قبضہ یا اس کی قیمت انجمن کو نہیں دی۔ بلکہ وُہ اس امید پر ہیں۔ کہ ان کے بعد ان کے ورثاء ان دو میں سے کوئی ایک انجمن کو دیدینگے۔ اور میں نے اس چٹھی میں ان مشکلات کو بیان کیا ہے۔ جو کہ وصیت شدہ حصہ جائداد کی ادائگی مابعد الموت ورثاء پر چھوڑنے میں ہیں۔ اور ان فوائد کو بھی بتایا ہے۔ جو کہ اپنے ہاتھ سے ادا کرنے میں ہیں۔ اور اس کو علیحدہ چھاپ کر بھی احباب کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اور اخبار الفضل میں بھی شایع کیا گیا ہے مجھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کہ احباب اس کی طرف ضرور ہی توجہ کریں گے۔ کیونکہ آلہی منشا ہے۔ کہ جماعت کے اس برگزیدہ حصہ سے یہ قربانی کرائے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے الوصیّت میں لکھا ہے:۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو کہ ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھائے گی الخ"۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"تمہیں خوش خبری ہو۔ کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پا دیں"۔

تاں میں اس آخری بار پھر اس ذریعہ سے احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس وقت کی اس خاص قربانی اور عظیم الشان امتیازی قربانی میں السابقون الاولون کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ فاستبقوا الخیرات کی تعمیل کا ولولہ بھی اعلےٰ درجہ کے مومنوں ہی کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور انہی کو اس کی توفیق بھی ملا کرتی ہے۔ اب دیکھیں۔ وہ کون خوش نصیب ہیں۔

محمد سرور شاہ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔

پینانگ سٹریٹ سیٹلمنٹ میں کامیاب مناظرہ

۲۱ر جولائی ۱۹۲۹ء کو ہمارے برادران احمد نور الدین صاحب اور زینی رحلان صاحب کی طرف سے ایک خط موصول ہؤا۔ جس کا ترجمہ اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

ہم ۳۰ر جون ۱۹۲۹ء کو پینانگ پہونچے۔ اور ہمارے بھائیوں نے جو وہاں پر تجارت کرتے ہیں۔ خواہش ظاہر کی کہ ہم چند روز وہاں ٹھیریں اور احمدیت کے متعلق کچھ بیان کریں۔ انھوں نے فیصلہ کیا۔ کہ علماء کے ساتھ ہمارا مباحثہ کرایا جائے۔ اس کے لئے حاجی احمد صاحب اور حاجی عصیران صاحب نامی علماء کو تیار کیا۔ جو دونوں سماٹرا کے رہنے والے ہیں۔ مؤخر الذکر آج کل وہاں پر تالیف و تصنیف کا کام کر رہے ہیں۔ ان دوستوں کی خواہش کے مطابق ۲ر جولائی ۱۹۲۹ء منگل کی شام کو احمد نور الدین صاحب کا لیکچر احمدیت پر تجویز ہؤا۔ آپ نے اپنے لیکچر میں بتایا۔ کہ خدا تعالےٰ ہر زمانہ میں مختلف اقوام میں ان کی اصلاح و ہدایت کے لئے نبی مبعوث کرتا رہا ہے۔ لیکن جب سے دنیا ترقی کرنے لگی۔ اور دنیا میں ایسے سامان پیدا ہو گئے۔ کہ تمام دنیا کے باشندے آپس میں آسانی سے ملاقات کر سکیں۔ اور ایک ملک کے رہنے والے دوسرے ملک کے رہنے والوں سے بآسانی تعلق پیدا کر سکیں۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی کتاب کے ساتھ جو قیامت تک کے لئے کافی ہے۔ مبعوث فرمایا۔ اور اس کتاب اور شریعت کی حفاظت کے لئے مجدد اور اولیاء اللہ کو وقتاً فوقتاً مبعوث کرنے کا وعدہ کیا۔ جن کا کام یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس ظلمت اور جہالت سے جو ان پر عرصہ دراز سے چھائی ہوئی ہے۔ نکال کر اس نور کی طرف لے جائیں۔ جو قرآن شریف ہمارے لئے لایا ہے۔ اس زمانہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ میری امت وہ راہ اختیار کرے گی۔ جو یہود اور نصاریٰ نے اختیار کر لی تھی۔ یہ حالت صرف جاہلوں اور عوام الناس کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ "علماءهم شر من تحت اديم السماء" اور ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ مسلمانوں سے علم روحانی چھینا جائے گا۔ اور ان میں ہر قسم کے عیوب پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اسلام کے تنزل اور مسلمانوں کی گمراہی کی پیش گوئی ہی نہیں فرمائی۔ بلکہ یہ بھی پیشگوئی فرمائی۔ کہ ان کی اصلاح کے لئے مجدد اعظم اور مسیح اور مہدی مبعوث ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے وفات مسیح اور نبوت بعد آنحضرت صلعم وغیرہ وغیرہ پر قرآن کریم و احادیث کے رو سے بحث کی۔ مباحثہ کے لئے ۳ر جولائی کی شام مقرر ہو چکی تھی۔ سامعین نے ہمارے لیکچر کو بہت اطمینان اور شوق سے سنا۔ کسی قسم کا شور و شر نہیں ہؤا۔

۳ر جولائی کی شام کو نماز مغرب کے بعد ۸ بجے ختم نبوت پر مباحثہ شروع ہؤا۔ پریزیڈنٹ ایک غیر احمدی مسمی نقیبہ ابراہیم مقرر ہوئے۔ احمد نور الدین صاحب احمدی نے قرآن کریم اور احادیث اور اقوال سلف سے ثابت کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی اور رسول آسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہو۔ مد مقابل نے ہمارے دلائل کو ہر چند توڑنے کی کوشش کی۔ مگر بالکل ناکام رہا۔ بلکہ دوران تقریر میں بار بار رُک جاتا تھا۔ یہاں تک کہ پریزیڈنٹ نے بار بار توجہ دلائی۔ کہ آپ جلدی کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کئی اعتراض بھی پیش کئے جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ اور لوگوں پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ الحاصل رات کے گیارہ بجے تک مباحثہ جاری رہا۔ لیکن بحث ختم نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے لوگوں نے خواہش کی۔ کہ پھر چار جولائی کی شام کو دوبارہ مباحثہ کیا جائے۔ چنانچہ دونوں فریق اس بات پر راضی ہو گئے۔

۴ر جولائی ۱۹۲۹ء کو ہماری طرف سے زینی رحلان صاحب مناظر مقرر ہوئے۔ مناظرہ بدستور ۸ بجے سے شروع ہؤا۔ سب سے پہلے لوگوں نے یہ خواہش کی۔ کہ پیشتر اس کے کہ احمدی مناظر نئے دلائل پیش کرے گزشتہ رات کے دلائل کو دہرائے۔ تاکہ ہم اچھی طرح سمجھ سکیں۔ چنانچہ ہمارے مناظر نے ان دلائل کو نہایت وضاحت کے ساتھ لوگوں کے ذہن نشین کیا۔ پھر معترض نے وہی پرانے اعتراض دوبارہ پیش کئے جن کے جواب نہایت وضاحت سے دئے گئے۔ الغرض ہمارے لیکچر اور مناظرے بہت کامیاب ہوئے۔ اس مباحثہ کی خبر سنکر ۵ جولائی کو پینانگ کے ارد گرد کے لوگ بہت کثرت سے آئے۔ اور انھوں نے خواہش کی۔ کہ پھر مباحثہ کیا جائے۔ لیکن فریق مخالف نے مباحثہ سے انکار کر دیا۔ اس وقت یہاں پر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ ایک سال پہلے یہ حالت تھی۔ کہ احمدی کا لیکچر سننا تو درکنار۔ احمدی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن اب خود خواہش کرتے ہیں۔ کہ ہمیں احمدیت کے متعلق کچھ سناؤ۔ یہاں تک کہ تین دن متواتر ہمارے جلسہ کا انتظام خود انھوں نے کیا۔ اور کسی قسم کا شور و شر نہ ہونے دیا۔ اور ہر لیکچر کے بعد ہر ایک شخص نے ہم سے مصافحہ کیا۔ اور باہر جا کر بھی جہاں وہ ملے۔ عزت سے پیش آتے رہے۔ خود دونوں حاجی صاحبان جن سے مناظرہ ہؤا تھا۔ مناظرہ کے بعد ہمارے پاس کئی بار آئے۔ اور اچھی طرح سے ملے۔ یہاں تک کہ حاجی عصیران نے خود یہ خواہش کی۔ کہ چونکہ آپ لوگ سماٹرا کو جا رہے ہیں۔ اس لئے مہربانی کر کے نبوت کے متعلق کچھ دلائل تحریر کر دیں۔ تاکہ ہمیں بعد میں غور اور سوچنے کا موقعہ مل جائے۔ سو ہم نے ان کی خواہش کو بصد خوشی قبول کر کے نبوت پر تقریباً دس صفحے کا مضمون تحریر کر کے دے دیا۔ علاوہ ازیں انھوں نے کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتابیں مانگیں۔ ہم نے ان کو "التبلیغ" "لجۃ النور" وغیرہ کتب دیں۔ الحاصل خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کے لوگ ہماری ترقی کے قائل ہو گئے۔ اور مان گئے ہیں۔ کہ ہماری باتیں بغیر دلائل کے نہیں ہوتیں*

افسوس ہے۔ کہ یہ ہمارے دونوں دوست پینانگ میں دیر تک نہیں ٹھیر سکتے۔ کیونکہ ان میں سے ایک بسبب عرصہ دراز سے بیمار ہونے کے وطن واپس جا رہے ہیں۔ اور دوسرے صاحب کی صحت بھی تسلی بخش نہیں ہے۔ اس لئے وہ دونوں جلدی جانے پر مجبور ہیں۔ اس لئے میں تمام بزرگان ملت و احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ ان دونوں کی صحت کاملہ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز ان لوگوں کے لئے بھی جنھوں نے جلسہ اور مباحثہ کروایا تھا۔ دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ ان کو صداقت دکھائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف بخشے ؞ خاکسار عبد الواحد سماٹری جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان

"ستیارتھ پرکاش" ایک آریہ کی نظر میں

۲۵ر جولائی ۱۹۲۹ء بروز جمعرات آریہ سماج کراچی کی گورو کل پارٹی کے مندر میں شادی بیوگان پر مناظرہ رکھا گیا تھا۔ میں بھی کارروائی دیکھنے کے لئے چلا گیا۔

آریہ سماج کے سیکرٹری نے کھڑے ہو کر نکاح بیوگان کو جائز قرار دیا۔ دوسرے نے اٹھ کر تردید کی۔ اور مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی "ستیارتھ پرکاش" کے حوالہ جات پیش کئے۔ اور کہا۔ کہ سوامی جی نے کہا ہے۔ کہ نکاح بیوہ از روئے وید مقدس اور شاستر حرام مطلق ہے۔ اور جو شادی بیوگان پر زور دیتا ہے۔ وہ مہان پاپی ہے۔ اور شودروں سے بُرا ہے۔ اس کے جواب میں سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ مہاراجی تو چاہتا ہے۔ کہ ان کتابوں کے متعلق جن میں یہ تحریر موجود ہے۔ کہ نکاح بیوہ حرام ہے۔ زیادہ سخت الفاظ استعمال کروں۔ مگر ابھی پر بس کرتا ہوں۔ کہ ایسی کتابوں کو ردی کا پلندہ سمجھ کر جلا دینا چاہئے۔ اب ان پرانے اور بوسیدہ خیالات کی کوئی ضرورت نہیں۔ زمانہ ترقی پر ہے۔ قانون قدرت ہم کو مجبور کر رہا ہے کہ عورتوں کو نکاح ثانی کی اجازت دیں۔ ورنہ وہ دوسرے مذاہب کو قبول کر لیں گی۔ یاد رکھو۔ اگر تم نے اب بھی اپنی آنکھیں نہ کھولیں تو قیامت تک نہ سنبھل سکو گے۔ وغیرہ وغیرہ

مذکورہ الفاظ خود اپنی آپ تفسیر کر رہے ہیں۔ مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اپنے نوجوان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ زمانے کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام جہان پر ابر رحمت بن کر چھا جائیں۔ کیونکہ ہر قوم اور ہر مذہب میں اس وقت بے چینی اور بے اطمینانی پائی جا رہی ہے۔ تمام روحانی بیماریوں کا علاج تمہارے پاس ہے۔ اور دنیا تسلیم کر چکی ہے۔ کہ اسے ایک ایسے اعلےٰ اور کامل مذہب کی ضرورت ہے۔ جو تمام روحانی تمدنی اور سیاسی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو۔ سو وہ اسلام ہے۔ پس اے نوجوانان جماعت احمدیت کی تبلیغ پورے زور سے کرو۔ تا تم بھی خدا کے ان انعامات کے وارث بن سکو جن کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خداوند کریم نے فرمائے ہیں ؞

خاکسار شیخ محمد احمدی سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی۔

نو مبائعین قبل از جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء

۱۰۸۵ نذیر علی صاحب ضلع مین پوری۔
۱۰۸۶ میاں احمد الدین صاحب ۔ ضلع گجرات
۱۰۸۷ سید فضل کریم صاحب ۔ سونگرہ ۔ ضلع کٹک
۱۰۸۸ میاں محمد عمر صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۱۰۸۹ سید باغ شاہ صاحب ۔ ضلع گجرات
۱۰۹۰ سوہنا صاحب ۔ ضلع ملتان
۱۰۹۱ غلام محمد صاحب ۔ ضلع ملتان
۱۰۹۲ شیر محمد صاحب تحریز ۔ ضلع گورداسپور
۱۰۹۳ شیخ عبدالعزیز صاحب ۔ امرت سر
۱۰۹۴ امام الدین صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰۹۵ حافظ علی بخش صاحب ۔ ضلع جالندھر
۱۰۹۶ رحمت خانصاحب جٹ ۔ ضلع گجرات
۱۰۹۷ میاں امام الدین صاحب ۔ ننکانہ صاحب
۱۰۹۸ میاں عبدالرشید خانصاحب ۔ پشاور شہر
۱۰۹۹ اہلیہ " " " " "
۱۱۰۰ دختر " " " " "
۱۱۰۱ اہلیہ میاں بہادر دین خانصاحب احمدی " "
۱۱۰۲ اہلیہ محمد اکرم خانصاحب احمدی نمبردار ضلع پشاور
۱۱۰۳ شیر زمان صاحب ۔ کامل پور
۱۱۰۴ شیخ محمد علی صاحب ۔ انبالہ شہر
۱۱۰۵ چودھری عبدالرزاق صاحب ضلع لائلپور
۱۱۰۶ غلام فاطمہ بنت " " "
۱۱۰۷ میاں فضل الٰہی صاحب ۔ ضلع لائل پور
۱۱۰۸ مخفی
۱۱۰۹ محمد اصغر صاحب ۔ شہر سیالکوٹ
۱۱۱۰ محمد وزیر صاحب " "
۱۱۱۱ محمد اسلم صاحب " "
۱۱۱۲ میاں خدا بخش صاحب شاد ۔ امرتسر شہر
۱۱۱۳ مخفی
۱۱۱۴ K. E. M. Wilson. Esqr. Secunder abad
۱۱۱۵ K. P. Abdul Qadir Esqr. Rangoon
۱۱۱۶ عبدالرحمن صاحب ۔ ساکن وزیر چک ضلع گورداسپور
۱۱۱۷ شیخ عالمگیر صاحب احمدی دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
۱۱۱۸ شیخ حسن دین صاحب ۔ ضلع لائلپور
۱۱۱۹ محمد حسین صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۱۱۲۰ الہ داد خانصاحب ۔ منٹگمری
۱۱۲۱ فقیر محمد صاحب ۔ ضلع لائل پور
۱۱۲۲ مریم بیگم صاحبہ ۔ اوچ شریف ۔ ریاست بہاولپور
۱۱۲۳ میاں مختار علی صاحب ۔ مین پوری ۔ یو ۔ پی
۱۱۲۴ مسمات رحیمن " " "
۱۱۲۵ میاں عبدالحکیم صاحب افغان ۔ ضلع پشاور
۱۱۲۶ میاں غلام رسول صاحب احمدی ۔ ضلع لائلپور
۱۱۲۷ میاں رحیم بخش صاحب ۔ ضلع لائلپور
۱۱۲۸ مولوی نور شاہ صاحب ۔ ضلع ہزارہ
۱۱۲۹ منشی عبدالعزیز صاحب ۔ گولیکی گجرات
۱۱۳۰ رابعہ بی بی زوجہ احمد الدین صاحب ضلع گجرات
۱۱۳۱ شیخ عبدالرحمن صاحب ضلع کیمل پور حال وارد علاقہ بلوچستان۔
۱۱۳۲ جلال الدین صاحب جٹ ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۳ شمشیر خانصاحب ۔ لکھنؤ
۱۱۳۴ حیات محمد صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۵ طالعہ بی بی زوجہ حیات محمد صاحب مذکور "
۱۱۳۶ برکت علی صاحب پسر " " " " "
۱۱۳۷ چودھری عبدالرحمن صاحب ۔ ضلع لائلپور
۱۱۳۸ چودھری محمد کاظم صاحب ضلع سرگودھا
۱۱۳۹ محمد افضل الدین صاحب ساکن کرندہ جاگیر نواب صادق بیگ صاحب مرحوم
۱۱۴۰ مستری فضل الٰہی صاحب ۔ ضلع ۔ لائلپور
۱۱۴۱ اصغر علی صاحب ضلع پٹنہ ۔ بنگال
۱۱۴۲ سیدہ بیعت النساء ۔ ضلع سلہٹ ۔ آسام
۱۱۴۳ ماجدہ خاتون صاحبہ ۔ ساکنہ مادھی کا ۔
۱۱۴۴ عبدالعزیز صاحب ۔ پٹنہ ۔ بنگال
۱۱۴۵ آمنہ خاتون احمدی ۔ برہمن بڑیہ ۔
۱۱۴۶ عبدالعزیز صاحب ۔ ضلع میمن سنگھ بنگال
۱۱۴۷ شمس الدین صاحب برہمن بڑیہ
۱۱۴۸ سمیر النساء صاحبہ میمن سنگھ بنگال
۱۱۴۹ عبدالواحد صاحب ۔ شال گاؤں ضلع پٹنہ بنگال
۱۱۵۰ عبدالقادر صاحب " " " " "
۱۱۵۱ فاطمۃ النساء صاحبہ " " " "
۱۱۵۲ واجب النساء صاحبہ " " " "
۱۱۵۳ عبدالحق صاحب " " " " "
۱۱۵۴ چاند میاں صاحب " " " " "
۱۱۵۵ خاتم النساء صاحبہ " " " " "
۱۱۵۶ امیر الدین صاحب ۔ ساکن موضع بنائی ۔ بنگال

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

فیض محمد صاحب پوہلا مہاراں (سیالکوٹ) سے لکھتے ہیں :-

ہمارے علاقہ میں موضع گلہ مہاراں میں ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ جولائی کو غیر احمدیوں نے ہماری مخالفت کے لئے جلسہ کیا اور قریباً درجن بھر علماء کو بلایا ۔ بطور احتیاط ہم نے بھی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو قادیان سے بلایا ۔ ۱۳ جولائی کو ہم غیر احمدیوں کے جلسہ میں پہنچے ۔ اور ان سے وقت کا مطالبہ کیا ۔ پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا ۔ لیکن ہمارے پیہم اصرار کے بعد صرف دس منٹ کا وقت دیا ۔ غیر احمدی علماء اپنی تقاریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی شان مبارک میں سخت بدزبانی اور افترا پردازی کرتے رہے لیکن مولوی اللہ دتا صاحب نے صرف دس منٹ کے عرصہ میں ان کے تمام اعتراضات کا نہایت معقولیت سے جواب دیا ۔ جس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا ۔ مولوی صاحب کی جرأت اور طرز بیان کو لوگ دیکھکر حیران تھے ۔ بعد ازاں غیر احمدی مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے ۔ اور ۱۵ جولائی کو مناظرہ ہوا ۔ غیر احمدیوں کے مناظر حافظ احمد الدین ساکن گکھڑ اور ہماری طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد تھے ۔ ہمارے مناظر نے بفضل خدا غیر احمدی مناظر کے دلائل کو جو حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق تھے پاش پاش کر دیا ۔ اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو زبردست دلائل سے ثابت کیا ۔ جن کی تردید مخالف مولوی آخر تک نہ کر سکا ۔

دوسرا وقت مسئلہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث کے لئے مقرر تھا ۔ جس کے لئے ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب مناظر اور غیر احمدیوں کی جانب سے مولوی نور حسین ساکن گرجاکھ مناظر تھے ۔ مولوی صاحب نے ایک صادق کی صداقت کے پرکھنے کے معیار قرآن مجید سے پیش کئے ۔ اور ان پر حضرت مسیح موعودؑ کو پرکھ کر سچا ثابت کیا ۔ مگر غیر احمدی مناظر بجائے اس کے کہ ہمارے مناظر کے قرآنی اور حدیثی نشانات اور دلائل اور معیاروں کا قرآن اور حدیث سے جواب دیتا ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں اور الہامات پر بے بنیاد اور بے حقیقت اعتراض کرنے لگا ۔ جن کا منہ توڑ جواب مولوی صاحب نے اپنے وقت میں دیا ۔ اور مناظرہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ۔ اور سامعین نے ہمارے مناظرین کی بلحاظ علمیت ۔ تہذیب ۔ زبردست دلائل کے تعریف کی ۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ غیر احمدیوں نے اپنے جلسہ میں چند فرضی احمدیوں کے احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا ہے ۔ جو بالکل جھوٹ اور دھوکہ اور فریب بازی ہے ۔

(۲) برادر غلام قادر صاحب تحصیل شکر گڑھ سے لکھتے ہیں ۔

خاکسار اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہے غیر احمدیوں نے مجھے مباحثہ کے لئے مجبور کیا ۔ اس لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی محمد حسین صاحب کو بلایا گیا ۔ غیر احمدیوں نے مولوی محمد شفیع صاحب کو سکھیکی سے بلایا ۔ ہماری طرف سے مولوی محمد حسین صاحب مناظر تھے ۔ جن کی تقریروں کا غیر احمدیوں پر بہت اثر ہوا ۔ بعض نے بھری مجلس میں کہا ۔ کہ ہمیں بھی حیات مسیح کے متعلق شک پیدا ہو گیا ہے ۔

(۳) چودھری سردار خان صاحب (غیر احمدی) سفید پوش چک ۱۱۶ سرگودھا سے لکھتے ہیں :-

جماعت احمدیہ کے ایک آنریری مبلغ جناب ڈاکٹر محمد احسان شاہ صاحب ، میرے دوست علی اصغر شاہ صاحب احمدی کے ہمراہ یہاں آئے ۔ آپ نے دو لیکچر دیئے ۔ ایک سیرت نبویؐ کے متعلق ۔ اور دوسرا اپنی اقتصادی حالت کی درستی کے لئے ۔ عام زمینداران دیہہ نے متاثر ہو کر جن میں احمدی اور غیر احمدی بھی شامل ہیں ۔ ایک مسلم زمیندارہ شاپ کھولنے کا ارادہ کیا ہے جس کے لئے بائی لاز تیار ہو گئے ۔ اور چند حصص بھی فروخت ہو گئے ہیں ۔ امید ہے ۔ کہ چند یوم تک بائی لاز باضابطہ رجسٹری کرا کر کام شروع کر دیا جاویگا ۔ اور جناب ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریک بھی نہایت فائدہ مند ثابت ہوگی ۔ میں باوجود غیر احمدی ہونے کے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ کہ اگر چند ایسے مبلغ جو بغیر کسی لالچ یا طمع نفسانی کے قوم کی خدمت فرماویں ۔ تو امید قوی ہے ۔ کہ قوم کی حالت عنقریب رو باصلاح ہو جاوے ۔ نیاز مند نہایت دلی خلوص اور عقیدت سے جناب ڈاکٹر صاحب محمد احسان شاہ صاحب کا اور امیر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

اکسیر تسہیل ولادت

ایسی مفید اور مجرب دوا ہے۔ کہ ولادت کے وقت اس کے استعمال کرنے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ اور بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو کئی کئی دن سخت درد ہوتا ہے۔ وہ بھی بفضل خدا بالکل نہیں ہوتا۔ قیمت مع محصولڈاک۔ ر عہ

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

وصیت

نمبر ۳۰۶۱:۔ میں محمد دین ولد اللہ دتا شیخ ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد قریباً مبلغ ۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد الدین احمدی بقلم خود

گواہ شد:۔ احقر فضل الدین احمدی بنگوی بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمد ہاشم مولوی فاضل مدرس مدرسہ بنگہ بقلم خود

رشتہ کی ضرورت

دو لڑکیوں کیلئے رشتے کی ضرورت ہے۔ ایک لڑکی عمر ۱۶ سال دوسری ۱۴ سال دونو لڑکیاں پانچویں چھٹی جماعت تک لکھی پڑھی ہیں۔ تربیت شکل شباہت اچھی ہے چونکہ راجپوت ہیں کام سٹری لکاریوں میں کرتی ہیں۔ درخواست کنندہ دیندار صالح احمدی برسر روزگار ہو۔ مزید بذریعہ خط وکتابت م۔ معرفت دفتر منیجر الفضل۔ جواب کیلئے [illegible]

رشتہ مطلوب ہے

ایک لڑکی بیوہ عمر بیس سال امور خانگی سے واقف قرآن شریف پڑھی ہوئی کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا میانہ قوم کشمیری عمر تیس سال سے کم برسر روزگار ہو۔ ضلع گجرات۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ وشہر جہلم کو ترجیح ہوگی۔ خط وکتابت:۔

حاجی محمد پٹواری مقام ڈنگہ متصل مشن سکول

ایک اللہ والے درویش کا عطیہ

خنازیر یعنی کنٹھمالا — **ہیرال**

سات روزہ خوراک عہ / ۲ / لیپ یعنی مرہم (عہ) کل تین بکس میں کلی شفا ہوگی۔ قیمت (للعہ)

دوا نہیں دعا ہے۔ کمائی ہے۔ مگر دولت کی نہیں ثواب کی۔ اس لئے مگر دنیا نہیں عاقبت کا! دوائی۔ مزدوری اور اجرت اشتہار کا تخمینہ لگا کر قیمت نہیں بلکہ لاگت ملنے کا پتہ:۔ عطائے درویش لاہور

اکسیر معدہ

آپ کو کیا فائدہ دیگی

یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج۔ بکثرت دودھ گھی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے۔ اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔ تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ ورنہ مرغن۔ لذیذ۔ اور مقوی غذا بھی محض وبال ہیں۔

یہ اکسیر معدہ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ دردشکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سرچکرانا۔ آنکھ ودماغ کی کمزوری گرمی کی شدت۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا کرم شکم قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ۔ کیلئے تیر بہدف ہے دودھ۔ بالائی۔ مکھن گھی۔ گوشت۔ انڈے۔ وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے۔

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی۔ روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔

دماغ حافظہ۔ ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غائت بڑھاتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ خوراک ۲ رتی قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ صرف دو روپے للعہ محصولڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرمی مہر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کی نسبت لکھتے ہیں:۔ کہ کچھ دن گذرے۔ میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجہ ریح کے شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہوگئی۔ اسکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے۔ کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرمادیں۔ مشکور ہونگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔ آمین

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

انگلش ٹیچر کی ضرورت

انگریزی پڑھنے کا شوق دامنگیر ہے۔ کوئی ایسا مسلمان انٹرنس پاس ہمیں مل جاوے۔ جو انگریزی پڑھانے کے قابل ہو۔ تقریریں انگلش میں کرسکتا ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت بنام

سردار امیر محمد خان نمندار قیصرانی کوٹ قیصرانی

ضلع ڈیرہ غازیخان

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا ضرور استعمال کرائیں۔ اسکے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ (مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے) کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب طبیب کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گودبھری بے مثل گولیاں۔ حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گودبھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی وممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیس دار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دیتا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سرنو پیدا کرتا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے۔ (عہ)

المشتہر

ناظم جان عبداللہ جان دواخانہ امین — قادیان

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۴- جولائی - حکومت بنگال اپنے صوبہ میں ریڈیو (انتشار صدا) کے چوروں کا سراغ لگانے اور ان پر مقدمہ چلانے کی فکر میں ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال اور آسام میں پچاس سے زیادہ ریڈیو کے سٹ لائسنس کے بغیر لگے ہوئے ہیں:

شملہ ۲۵- جولائی - افواہ گرم ہے۔ کہ سر فضل حسین کی جگہ ریونیو ممبری کی عارضی خالی آسامی کو پُر کرنے کے لئے غالباً کپتان سکندر حیات خان کا تقرر عمل میں آئے گا۔ سر فضل حسین حکومت ہند میں وزارت تعلیم کی خالی آسامی پر عارضی قائم مقام ہو کر جا چکے ہیں اس امر کا اعلان غالباً اگلے مہینہ کے ابتدائی ایام میں ہو جائے گا:

پشاور ۲۵- جولائی - کل قندھار اور مزار شریف کی ڈاک پشاور میں تقسیم کی گئی اور معلوم ہوا۔ بہت سے قبائل کے اضافہ سے جرنیل نادر خان کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ رات کے وقت دشمن پر حملہ کرنے کی غرض سے جرنیل موصوف نے کئی ہزار میخ کی چیلیاں بنانے کا آرڈر پشاور بھیجا ہے۔ کابل کا سلسلہ بے تار برقی تین روز سے بند تھا۔ آج پھر شروع ہو گیا ہے:

شملہ ۲۶- جولائی - آج صبح بارنس کورٹ میں پنجاب کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا۔ پولیس کی احتیاطی تدابیر زبردست تھیں اضافی مطالبات زر مخالفت کے بغیر منظور ہو گئے۔ قانون مزارعین پنجاب بھی بحث کے بغیر منظور ہو گیا۔ آنریبل مسٹر سٹو و رکن مالیات نے مسودہ قانون انضباط حسابات (جدید ساہوکارہ بل) پیش کیا۔ مسٹر موہن لال نے مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ اس معاملہ کو جدید اصلاحات کے رو سے قائم ہونے والی کونسل پر چھوڑ دیا جائے۔ لیکن تحریک پیش کرنے کی منظوری مل گئی۔ مسٹر سٹو و نے تحریک کی۔ کہ اس مسودہ قانون کو مجلس انتخاب مضامین کے سپرد کر دیا جائے۔ تحریک کی پیشی نوٹس نہ ہونے کی وجہ سے یکم اگست پر ملتوی کر دی گئی:

لاہور ۲۶- جولائی - سیشن جج حکم کی تعمیل میں آج صبح پانچ کانگرسی رضا کاروں کو جنہیں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۱ (الف) کے ماتحت سزا دی گئی تھی — بوقت ۶ بجے شام جیل سے رہا کر دیا گیا:

امرت سر ۲۶- جولائی - ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان مقدمات بغاوت کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ کہ جو ایڈیٹران کیرتی اور قومی درد کے خلاف چل رہے تھے۔ سردار ارجن سنگھ گرگج ایڈیٹر کیرتی کو ایک سال قید سخت۔ سردار دلجیت سنگھ بھاگو والیہ کو چھ ماہ قید سخت اور سردار بچن سنگھ ایڈیٹر قومی درد کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے:

کلکتہ ۲۷- جولائی - بلاسپور کے مقام پر بمبئی میل میں جو ایک انگریز کی نعش پائی گئی تھی۔ اس کے سلسلے میں ایک ۲۲ سالہ اینگلو انڈین نوجوان کی گرفتاری عمل میں آئی ہے:

سراج گنج ۲۶- جولائی - دریائے جمنا کی طغیانی نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ شہر سخت خطرے میں ہے۔ ڈاکخانہ تار گھر، تحصیل کچہری۔ یوروپین کلب - امپیریل بنک - مدارس کی عمارت تقریباً تمام تباہ ہو گئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ تین لاکھ روپے تبلایا جاتا ہے:

پشاور ۲۸- جولائی - چودہ افغان طلبہ کا ایک اور گروہ ہوا بازی کی تعلیم کا نصاب مکمل کرنے کے بعد اطالیہ سے یہاں واپس آگیا ہے۔ اور وہ اس وقت تک یہاں سکونت پذیر رہے گا۔ جب تک کہ افغانستان میں امن و امان بحال نہ ہو جائے:

پشاور ۲۶- جولائی - فرانس کے سائنسدان پروفیسر ہیکن بمعہ اپنی بیوی اور سیکرٹری کے صحیح و سلامت کابل پہونچ گئے۔ آپ نے ہرات سے براستہ قندھار موٹر پر سفر کیا:

الہ آباد ۲۷- جولائی - آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں شدید اختلاف رائے تھا۔ اس لئے سوراج پارٹی کے کونسلوں سے مستعفی ہونے کے مسئلہ کو کانگرس کے اجلاس دسمبر پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جو لاہور میں ہو گا۔ اسی عرصہ میں سوراجی اپنی اپنی کونسلوں میں کام کرتے رہیں گے۔ گویا مجلس عاملہ کا یہ فیصلہ کہ لوگ کونسلوں سے مستعفی ہو جائیں۔ مسترد ہو گیا:

احمد آباد ۲۷- جولائی - آج دوپہر کے وقت دریائے سابرمتی میں طغیانی آنے کی وجہ سے کثیر التعداد لوگوں کی جان خطرہ میں پڑ گئی۔ اس وقت دریا میں ۴۰ فٹ پانی ہے۔ اور ابھی تک پانی اور چڑھ رہا ہے۔ بعض افواہ کے مطابق اموات کی تعداد ۲۵ سے ۲۰ ہے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ تعداد ۱۰ اور سو کے درمیان ہے۔ طغیانی بالکل اچانک آ گئی۔ دھوبیوں کو بھی اتنی فرصت نہیں ملی کہ وہ دوڑ جاتے۔ وہ تمام کے تمام دریا میں بہہ گئے:

لاہور ۲۷- جولائی - ہائی کورٹ پنجاب موسم گرما کی طویل تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ آنریبل ججان مختلف مقامات کو جا رہے ہیں چنانچہ آنریبل سر شادی لال چیف جسٹس آج فرانٹیر میل پر کشمیر چلے گئے:

لاہور ۲۸- جولائی - جب سے لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے رو سے "انقلاب زندہ باد" کے نعرے لگانے ممنوع قرار دئیے گئے ہیں۔ تب ہی سے لوگ بازاروں میں "انقلاب زندہ باد" کہتے پھرتے ہیں۔ ہر طرف سے یہی آوازیں آ رہی ہیں۔ سکولوں کے طالب علم چھٹی کے وقت گھر جاتے ہوئے دس دس - بیس - بیس کی ٹولیاں بنا کر "انقلاب زندہ باد" "وت زندہ باد" کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور جب کسی پولیس والے کو دیکھتے ہیں۔ تو کھڑے ہو کر اور بھی زور سے "انقلاب زندہ باد" کہنا شروع کر دیتے ہیں:

لاہور ۲۸- جولائی - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو فوجی ریٹائرڈ شدہ ہیں اور ان کو پنشنیں نہیں ملتیں۔ ان کو پنشنیں ملیں گی۔ اور جن کی پنشنیں بہت قلیل ہیں۔ ان کی پنشنوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوجی پنشنروں کی ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے:

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴- جولائی - لارڈ لائڈ مصر کا برطانی ہائی کمشنر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے:

ماسکو ۲۴- جولائی - سوویٹ حکومت نے ایک یادداشت جس پر موسیو ترافان نائب وزیر امور خارجہ کے دستخط ہیں۔ ناروے کے سفیر مختار کو دے دی ہے۔ جو برطانیہ کی طرف سے نمائندگی کر رہا ہے۔ اس یادداشت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سوویٹ نے موسیو ڈووگےلیوسکی سفیر روس مقیم پیرس کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کرنے کیلئے لنڈن جائے:

ریگا ۲۴- جولائی - حکومت ماسکو نے ہدایات اور احکام صادر کئے ہیں۔ کہ یکم اگست کو دنیا بھر میں "زبردست انقلابی جنگی مظاہرہ" کیا جائے۔ تمام ممالک کی اشتراکی جماعتوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ اس شاندار "یوم احمر" کے لئے عامۃ الناس کی تنظیم کریں۔ مظاہرہ کرنے والوں کے جھنڈوں کے لئے جو فقرات تجویز کئے گئے ہیں۔ ان میں "جمعیتہ الاقوام برباد" "امن پسندی کا بیڑا غرق" "مسلح انقلاب کی جے" ہیں اس ہدایت نامہ میں تاکید کی گئی ہے۔ کہ سیاسی ہڑتالیں یکم اگست سے پہلے شروع کی جائیں۔ اور بعد تک جاری رکھی جائیں:

طہران ۲۴- جولائی - کل صبح بجنورد خراسان میں زلزلے کا ایک اور جھٹکا محسوس ہوا۔ لیکن کسی جگہ سے نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی:

لنڈن ۲۴- جولائی - دار العوام میں ایک سوال کیا گیا۔ کہ روس کی موجودہ سوویٹ حکومت کے ذمہ جو روس کی شاہی حکومت کی جانشین ہے۔ برطانی سرمایہ داروں کا کس قدر قرضہ نکلتا ہے۔ مسٹر گراہم نے بیان کیا۔ کہ روس کے محکمہ مطالبات قرضہ جات کے پاس ۱۴ کروڑ میں لاکھ روبل کے بل پہونچ چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ روس سے گفت و شنید کرتے وقت ان قرضوں کے تسلیم کرانے کے مسئلہ کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا:

ماسکو ۲۴- جولائی - لنڈن کے جنرل پوسٹ آفس کے حکام اعلان کرتے ہیں۔ کہ سائبیریا کے رستہ سے چین اور جاپان کی ڈاک کی روانگی بند کر دی گئی ہے:

لنڈن ۲۷- جولائی - آج دیوان عام میں مسٹر میکڈانلڈ برطانی صدر اعظم نے بیان کیا۔ کہ برطانیہ کی نیک نیتی کا اظہار کرنے معاہدہ کیلوگ کو مؤثر بنانے اور سرکاری روپیہ کے صرف کے متعلق حکومت کی ذمہ داری اور شمولیت کی اہمیت جتانے کی غرض سے مزدور وزارت برطانیہ کے بحری پروگرام میں زبردست تخفیف کا ارادہ رکھتی ہے اس فیصلہ کی رو سے مزید تباہ کن جنگی جہازوں اور تحت البحر کشتیوں کی تعمیر ملتوی کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر میکڈانلڈ تخفیف اسلحہ کے مسئلہ کے متعلق گفت و شنید کے لئے اکتوبر کے دوران میں امریکہ جائیں گے:

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔